اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

"…. بسا اوقات نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں ایسے ابتلاء پیش آجاتے ہیں کہ وہ بظاہر ایسے مصائب میں پھنس جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے اُن کو چھوڑ دیا ہے اور اُن کے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور بسا اوقات اُن کی وحی اور الہام میں فترت واقع ہو جاتی ہے کہ ایک مُدّت تک کچھ وحی نہیں ہوتی اور بسا اوقات اُن کی بعض پیشگوئیاں ابتلاء کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں اور عوام پر اُن کا صدق نہیں کُھلتا اور بسا اوقات اُن کے مقصود کے حصول میں بہت کچھ توقّف پڑ جاتی ہے اور بسا اوقات وہ دُنیا میں متروک اور مخذول اور ملعون اور مردُود کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو اُن کو گالی دیتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ گویا میں بڑے ثواب کا کام کر رہا ہوں اور ہر ایک اُن سے نفرت کرتا اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے اور نہیں چاہتا کہ سلام کا بھی جواب دے۔ لیکن ایسے وقتوں میں اُن کا عزم آزمایا جاتا ہے۔ وہ ہرگز اُن آزمائشوں سے بے دل نہیں ہوتے اور نہ اپنے کام میں سُست ہوتے ہیں یہاں تک کہ نصرت الٰہی کا وقت آجاتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں :-

"جماعت احمدیہ کیلئے خوشخبری ہے، اُن کیلئے بھی خوشخبری ہے جن کی امنگیں پوری کی جائیں گی اور جنکی التجاؤں کو اس رنگ میں قبول کیا جائے گا کہ اللہ اُن کی پیش ہونے والی قربانیوں کو قبول فرمائے گا، انکی پیش کی جانے والی جانوں کو قبول فرمائے گا، اُن کے پیش کئے ہوئے گھروں کو قبول فرمائے گا، اُن کے پیش کئے ہوئے عمر بھر کے اثاثوں کو قبول فرمائے گا..... اور اُن کیلئے بھی خوشخبری ہے جن کیلئے خدا کی غیرت جوش میں آئیگی اور دُنیا کو اس بات کی استطاعت نہیں ہوگی، اس بات کی اجازت نہیں دی جائیگی کہ وہ ان کو مٹا سکے جس پہلو میں بھی اُن کو کمزور کرنے کی کوشش کی جائیگی وہ پہلے سے زیادہ بڑھکر اور طاقتور ہو کر نکلیں گے۔

پس ایسے مقابلہ کیلئے ہم تیار ہیں۔ ہم ان قوموں میں سے نہیں ہیں جو بزدل ہوتی ہیں اور مقابلے سے پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ ہم ہر چیلنج کا جواب دیں گے (انشاء اللہ) اور ہر حملہ کا سامنا کریں گے۔ لیکن ہمارے ہتھیار اور ہیں اور حق کے مخالفوں کے ہتھیار اور ہیں۔ ان کا طرزِ کلام اور ہے اور ہمارا طرزِ کلام اور ہے، اُن کی لحن مختلف ہے اور ہماری لحن مختلف ہے۔ وہ عناد اور بغض کی آگ جلانے کے لئے نکلیں گے تو ہم محبت کے آنسوؤں سے اس آگ کو بجھائیں گے۔ وہ دُنیا کے تیر چلا کر ہماری چھاتیوں کو برمائیں گے اور ہم راتوں کو اُٹھ کر گریہ وزاری کے ساتھ دُعاؤں کے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔

پس اے احمدی! ... الٰہی جہاد کیلئے تیار ہو جاؤ مگر تمہارے لئے کوئی دُنیا کا ہتھیار نہیں ہے۔ دُنیا کے تیروں کا مقابلہ تم نے دُعاؤں کے تیروں سے کرنا ہے۔ یہ لڑائی فیصلہ کُن ہو گی لیکن گلیوں اور بازاروں میں نہیں، صحنوں اور میدانوں میں نہیں بلکہ مسجدوں میں اس لڑائی کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ راتوں کو اُٹھ کر اپنی عبادت کے میدانوں کو گرم کرو اور اس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ و بکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کا شور بلند کر دو۔ خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے سینوں کے زخم پیش کرو، اپنے چاک گریبان اپنے رب کو دکھاؤ۔... اس قوت کے ساتھ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے فضل اور رحمت کے دروازے کھلنے لگیں اور ہر دروازے سے یہ آواز آئے :-

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ، اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ، اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ"

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

جلد ۳۰ شمارہ ۹

وفا ۱۳۶۲ ہش ۔ جولائی ۱۹۸۳ء

ایڈیٹر
مرزا محمد الدین ناز
نائب ایڈیٹر
منیر احمد جاوید
معاون ایڈیٹر
مبشر احمد ایاز

قیمت سالانہ : ۱۸ روپے
قیمت فی پرچہ : دو روپے

مندرجات

پبلشر : مبارک احمد خالد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت : دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ۔ ربوہ۔
کتابت : نورالدین خوشنویس دارالعلوم غربی ربوہ ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل : ۵۸۳۰

حُسنِ جہاں تاب

اِک حُسنِ جہاں تاب جو ربوہ میں مکیں ہے
طاہر اسے کہتے ہیں وہ رخشندہ جبیں ہے

اِس دور میں وہ عظمتِ انساں کا امیں ہے
گو فرش پہ بیٹھا ہے مگر عرش نشیں ہے

طاہر کے سوا دوں بھی تو دل اور کسے دوں
اِس دور میں طاہر سا کوئی اور نہیں ہے

بھر بھر کے پیو بادۂ عرفاں کے پیالے
آجاؤ کہ اب "مجلسِ عرفان" یہیں ہے

لے آؤ انہیں جو بھی ہیں تشکیک گزیدہ
ربوہ کی زمیں مرکزِ انوارِ یقیں ہے

جو تازہ جہاں ہم نے بنایا ہے وہ دیکھو
ہے عرش نیا اور نئی اس کی زمیں ہے

یہ نظم، یہ اُلفت، یہ اخوّت، یہ مساوات
دکھلا دیں ہمیں آپ اگر اور کہیں ہے

کب "مجلسِ اقوام" میں ہے وحدتِ افکار
ہے وحدتِ افکار تو بس ایک یہیں ہے

اِس عہد پہ حق اور کسی کا نہیں بنتا
یہ عہد ہمارا ہے ہمیں پختہ یقیں ہے

دی چاند نے سورج نے فلک پر بھی گواہی
اب تو نہ کرو ضد کہ یہ وہ دور نہیں ہے

مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ لو سورج
اب مائلِ اسلام یہ مغرب کی زمیں ہے

شاہانِ جہاں ڈھونڈیں گے اب کپڑوں سے برکت
وہ وقت بھی آپہنچا ہے اب دور نہیں ہے

ہم پیار سے جیتیں گے زمانے کے دلوں کو
اِک دستِ دعا پاس ہے، تلوار نہیں ہے

یورپ کے کلیساؤں میں دے آئے اذاں ہم
کیوں آپ کو اِس بات کی توفیق نہیں ہے

جس مُلک پہ طارق کی کبھی چمکی تھی شمشیر
اب پیار سے طاہر کے وہ پھر زیرِ نگیں ہے

پہنچو گے کنارے پہ اِسی کشتیٔ نوحؑ سے
اب جائے اماں اِس کے سوا اور نہیں ہے

ہے اوج پہ توحید کا اب نیّرِ تاباں
تثلیث کو یوں سمجھو کہ اب زیرِ زمیں ہے

دِل میں تو شکیب اپنے فقط پیار کی مے ہے
نفرت کا تو اس جام میں قطرہ بھی نہیں ہے

(ارشاد احمد شکیب ایم۔ اے، جیکب آباد)

مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس سے افتتاحی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۲۲ اپریل ۱۹۸۳ء پانچ بجے شام ایوانِ محمود ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی ۲۹ ویں سالانہ تربیتی کلاس کے افتتاح کے موقع پر جو خطاب فرمایا تھا صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اسے ذیل میں پیش کر رہا ہے۔ (مرتبہ: یوسف سلیم صاحب ملک)

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:۔

اظہار تشکر

"اللہ تعالیٰ کا یہ بہت ہی بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اس تربیتی کلاس کو غیر معمولی برکت عطا فرمائی ہے۔ اور جیسا کہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے مجھ سے بیان کیا اس دفعہ جس کثرت کے ساتھ نوجوانوں نے لبیک کہا ہے اور ہر کہ کی آواز پر جس شوق سے یہاں حاضر ہوئے ہیں اس میں خدام الاحمدیہ کی کوششوں کا اتنا دخل نہیں جتنا کسی الٰہی غیبی تحریک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ تمام دنیا میں جماعت کے اندر بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوتی دکھائی دے رہی ہے جس سے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آسمان پر کچھ فیصلے ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ بہت جلد اور تیز رفتاری کے ساتھ اب اس جماعت کو آگے بڑھائے۔ اس لئے الٰہی فیصلوں کے مطابق ہمیں اپنی زندگیوں کو ڈھالنا چاہیئے۔ خدا کی تقدیر میں جس قدر تیزی آتی دکھائی دے اسی قدر ہمیں اپنے اعمال میں بھی تیزی پیدا کرنی چاہیئے۔ "پیدا کرنی چاہیئے" کے لفظ تو شاید محاورہ کے اعتبار سے یہاں درست نہ ہوں لیکن مجھے یہ نظر آرہا ہے کہ خدا کی تقدیر یہ پیدا کرے گی۔ اور جو آثار میں دیکھ رہا ہوں ان کے مطابق میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس تقدیر کے خلاف عمل نہیں کرے گی اور انشاء اللہ ہم بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں گے اور دن بدن ہماری رفتار میں اور بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا وباللہ التوفیق۔

تدریس کا مختصر پروگرام

جہاں تک تربیتی کلاس کے پروگرام کا تعلق ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے گزشتہ تربیتی کلاس میں میں نے یہ ہدایت دی تھی کہ بہت لمبے

پروگرام نہ رکھے جائیں۔ مختصراً ایک بنیادی آیت کو پکڑیں، ایک بنیادی دلیل کو لیں اور کوشش یہ کریں کہ پندرہ دن کے اندر جو کچھ یاد کروانا ہے وہ یہیں یاد کروا دیا جائے۔ ایسا بوجھل پروگرام جس میں ذہن وقتی طور پر محنت کرکے اخذ بھی کرلے تب بھی مستقل اُس کو سنبھال نہیں سکتا ایسا پروگرام مفید نہیں ہوا کرتا۔

تربیتی کلاس اور اساتذہ کی ذمہ داری

جہاں تک علمی تربیت کا تعلق ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے مَیں اُمید کرتا ہوں کہ موجودہ پروگرام ہمارے طلبہ کے علمی معیار کے لحاظ سے انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ مفید اور موزوں ثابت ہوگا۔ اس میں بڑی حد تک اساتذہ کا بھی دخل ہے۔ اگر اچھے اساتذہ مہیا ہوں۔ ذہانت کے ساتھ اور محنت کے ساتھ تیاری کرکے پروگرام کو ذہن نشین کروانے کی کوشش کریں تو نصاب خواہ کیسا ہی ہو، اساتذہ کی محنت سے بہت اچھے نتائج نکل آتے ہیں اور اس کے برعکس بعض دفعہ اچھے نصاب کو بھی بعض اساتذہ ضائع کر دیتے ہیں۔

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اساتذہ بھی اس طرف انشاء اللہ تعالیٰ توجہ کریں گے اور پہلے بھی کر رہے ہیں۔ پھر جو بھی کلاس میں بیان کریں اس بات پر انحصار نہ کریں کہ طلبہ نوٹ لے لیں گے اور بعد میں یاد کرتے رہیں گے بلکہ کوشش یہ کریں اور طرزِ بیان ایسی ہونی چاہیئے کہ ساتھ ساتھ وہ بات جذب ہوتی چلی جائے۔

تربیتی کلاس کا اصل مقصد

دوسرا حصہ تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔ تربیت کے متعلق سب سے زیادہ زور اس بات پر دینا چاہیئے کہ جو احمدی طالبعلم یہاں آتا ہے اُس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہو جائے اور یہ نمایاں احساس لے کر یہاں سے واپس جائے کہ اُس نے گویا سب سے عظیم اور نہ ختم ہونے والے خزانہ کی راہ پالی ہے۔ وہ یہاں سے ایک اعتماد لے کر جائے اور یہ یقین لے کر جائے کہ آج کے بعد مَیں نے اللہ کا بننا ہے اور اللہ نے میرا ہو جانا ہے۔ یہ وہ مرکزی چیز ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر یہ حاصل ہو جائے تو پھر ساری علمی کمزوریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ تمام تربیتی کمزوریاں ختم ہو جاتی ہیں اور انسان ایک عظیم الشان اور نہ ختم ہونے والے تعمیری دَور میں داخل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک چھوٹے سے دل کے ایک لمحہ کے ارادہ کا نام ہے۔ ہر انسان پر ایسے مواقع آجاتے ہیں جب وہ اپنے دل میں کوئی ارادہ کرتا ہے اُس کے لئے کتنا وقت صرف ہوتا ہے، ہماری زبان میں وہ لفظ نہیں ہیں کہ ہم اُس کا اظہار کر سکیں۔ آناً فاناً ایک دل کی کایا پلٹ جاتی

ہے اور اس کے بعد انسان کی بھی اس کے ساتھ کایا پلٹنی شروع ہو جاتی ہے ۔ کُنْ کا جو لمحہ ہے وہ تو اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ بیان میں ہی نہیں آسکتا لیکن "یَکُوْنُ" کا دَور ایسا ہوتا ہے کہ نہ ختم ہونیوالا دَور رہوتا ہے ۔

کامیاب دعوت الی اللہ کس صورت میں ممکن ہے

پس طلبہ اپنے دلوں میں اللہ تعالےٰ سے ملنے اور اُس کا قرب حاصل کرنے کی تمنا پیدا کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا کی تقدیر اس کو کس طرح ہمیشہ یقین میں تبدیل کرتی رہے گی۔ اور ہمیشہ اُن کے اعمال میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی رہے گی ۔ اِس وقت اِس دَور میں جبکہ ساری جماعت داعی الی اللہ بننے کے لیئے کوشاں ہے سب سے زیادہ ضرورت دلیل کی نہیں بلکہ اللہ کی تائید کی ہے ۔ جس کی طرف بُلانا ہے اُس کی حمایت و نصرت ساتھ ہو تو دلیلیں یاد ہوں یا نہ ہوں آپ کے الفاظ میں آپ کی کوششوں میں برکت پڑے گی ۔ ظاہر ہے جس ہستی کی طرف بُلانا ہے اگر اُس سے تعلق نہیں ہے تو پھر لاکھ دلائل ہوں آپ کی آواز میں کوئی اثر اور برکت نہیں ہوگی ۔ اِس لیئے داعی الی اللہ بننے کے لیئے مرکزی اور سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جس کی طرف بُلا رہے ہیں اُس سے کچھ پیار تو پیدا ہو اُس کی طرف توجہ ہو ۔ دل میں یہ یقین ہو کہ ہاں میں اُس کی طرف لوگوں کو بُلانے کا حق رکھتا ہوں اِس لیئے کہ میں خود بھی تو اُس کی طرف جا رہا ہوں جس رستے پر انسان بڑے یقین کے ساتھ چل رہا ہو وہ دوسرں کو بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ تم بھی اِس طرف آؤ ۔ لیکن جس رستے پر وہ خود جا ہی نہ رہا ہو اُس پر بُلانے کا اُسے کیا حق ہے ۔ اور دُنیا دیکھ لیتی ہے ، سمجھ لیتی ہے یہ نہ سمجھیں کہ دُنیا کو پتہ نہیں لگتا ۔ دُنیا کو خوب اچھی طرح علم ہو جاتا ہے کہ جس رستہ کی طرف ہمیں بُلایا جا رہا ہے اُس رستہ پر بُلانے والا خود بھی چل رہا ہے یا نہیں ۔

ایک تضاد ۔ ایک حقیقت

امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو "غیر مُسلم" کہنے کے باوجود، "خدا سے دُور" کہنے کے باوجود اکثر لوگوں کے دل کی آواز یہی ہے کہ ہیں یہ خدا کی طرف جانے والے ۔ اس لیئے اگر کسی احمدی سے کوئی ادنیٰ سا قصور بھی سرزد ہو جائے تو اُس پر بڑے اعتراض کرتے ہیں اور یہ اُن کی زندگی کا ایک نمایاں تضاد ہے ۔ اگر وہ ہمیں حقیقتاً "غیر مسلم" سمجھتے ہوں ، اگر وہ ہمیں حقیقتاً "خدا سے دُور" اور "دہریہ" اور "بے دین" سمجھتے ہوں تو جماعت کے کردار میں خوبی پر اعتراض آنا چاہیئے نہ کہ بُرائی پر اعتراض آنا چاہیئے ۔ پھر تو اگر جماعت سے کوئی اچھا کام سرزد ہو تو اُن کو تعجب ہونا چاہیئے کہ یہ کیا حرکت ہوئی ۔ یہ تو ہمارے تصوّر کے بالکل خلاف بات ہے

گویا یہ کہ جماعت کے کسی فرد سے کوئی برائی سرزد ہو تو اس پر زبانِ طعن دراز کریں اور کہیں کہ تم یہ کیسا کام کر رہے ہو تم نے تو یہ حرکت کی۔ چنانچہ مجھے سال میں بہت سے ایسے خطوط بھی ملتے ہیں جن میں غیراز جماعت دوست بڑے دُکھ کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ فلاں احمدی نے بُرا نمونہ دکھایا ہے۔ فلاں احمدی نے فلاں کے پیسے مار دیئے ہیں۔ فلاں احمدی نے فلاں بیوہ کا حق غصب کر لیا ہے۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا، اُن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہوتی لیکن اُن کے دل سے بے ساختہ تعجب کی آواز اُٹھتی ہے اور وہ مجھے مطلع کرتے ہیں کہ ہم احمدی تو نہیں لیکن آپ کی جماعت کو یہ زیب نہیں دیتا، اس کے شایانِ شان نہیں۔

پس معلوم یہ ہوا کہ دل کے اندر کی آواز یہی ہے کہ ہیں یہ خدا والے لوگ۔ ہم جو کچھ بھی اِن کو کہیں لیکن ہماری توقعات ان سے یہی رہیں گی کہ یہ خدا والے لوگ ہیں اور خدا والی عادات ان کے اندر پیدا ہونی چاہئیں۔ پس اِس نقطۂ نگاہ سے بھی آپ کو خدا والا بننا ہوگا۔ اس کے بغیر آپ احمدیت میں سج کر دکھائی نہیں دیتے۔ یعنی یوں لگے گا کہ جیسے کسی اور جگہ کی چیز کسی اور جگہ لگا دی گئی۔ جس طرح ایک بے تعلق سی اینٹ کسی تعمیر میں لگا دی جائے تو وہ بڑی عجیب لگتی ہے اور بُری دکھائی دیتی ہے ویسی ہی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے آپ جماعت احمدیہ کے مزاج کے مطابق، اُس جماعت احمدیہ کے مزاج کے مطابق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنانا چاہتے ہیں۔ کسی ایک مقام کی جماعت احمدیہ مراد نہیں بلکہ آپ اُس جماعت احمدیہ کے مزاج کے مطابق بنیں جس کی تعمیر کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے۔ وہ اینٹیں ثابت ہوں جو عمارت میں سجتی ہیں اور آپ تب اس میں سجیں گے اگر ہر اینٹ اللہ والی اینٹ ہو۔ نظر آتا ہو کہ یہ خدا کی محبت کے سانچے میں، اس کے قالب میں ڈھالی گئی ہے۔ یہ نمایاں وصف اگر ہر احمدی میں پیدا ہو جائے اور اُس کی زندگی میں جاری ہو جائے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کی فتح کے دن دُور نہیں ہیں۔ پھر یقیناً اللہ کی نصرت ایک موسلا دھار بارش کی طرح ہم پر برسے گی اور بہت جلد ہم اُس رُوحانی انقلاب کو دیکھیں گے جس کی تمنا میں ہم انتظار کے دن کاٹ رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کو ایک ضروری ہدایت

ایک تیسری بات میں اس موقع پر یہ کہوں گا کہ ایسے اجتماعات سے کچھ ضمنی استفادے بھی کرنے چاہئیں۔ مختلف اضلاع کی مختلف جماعتوں کے نوجوان اس کلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ تربیت کے معیار کو جانچنے اور اُن کے رُجحانات کا پتہ لگانے کے لیے یہ ایک بہت اچھا موقع

ہے۔ اس کو SPECIMEN STUDY کہتے ہیں۔ یعنی نمونۃً ہمیں یہ جائزہ لینے کا انتظام کرنا چاہیئے کہ گجرات کا احمدی نوجوان کیسا ہے۔ سرگودھا کا احمدی نوجوان کیسا ہے فیصل آباد کا احمدی نوجوان کیسا ہے۔ اور ان کے اندر احمدیت کس حد تک رچی بسی ہوئی ہے۔ اور اس STUDY کے لیئے اگر ذہانت کے ساتھ کوئی PROFORMA تیار کر لیا جائے تو بہت بہتر ہے۔ جس طرح سوشل ورکرز فارم بھرتے ہیں نمونے تیار کرنے کے لیئے اُسی طرح ربوہ کے بعض خدام مل کر سوالنامہ تیار کریں جسے سامنے رکھ کر اُن طلبہ سے جواب لے کر خانہ پُری کرتے رہیں۔ بعد میں ایسے اعداد و شمار کا تجزیہ کافی مفید نتائج پیدا کیا کرتا ہے۔

مرکز نے سارے پاکستان کے احمدی نوجوانوں کی خصوصیت کے ساتھ تربیت کرنی ہے۔ ویسے تو ساری دنیا کے نوجوانوں کی تربیت کرنی ہے لیکن چونکہ بیرونی ممالک کے نوجوانوں سے رابطہ کم ہوتا ہے پاکستان کے نوجوانوں سے رابطہ زیادہ ہوتا ہے اور پہلا ماڈل جو احمدیت کا تیار ہونا ہے وہ بہر حال پاکستان ہی میں ہوگا۔ جہاں مرکز ہوتا ہے وہیں سے ماڈل چلا کرتا ہے۔ پس ماڈل تیار کرنے کے لیئے اعداد و شمار کا اکٹھا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جب تک مجلس خدام الاحمدیہ کی گہری اور تفصیلی نظر نہ ہو کہ کس کس علاقہ میں کیا کمزوریاں پیدا ہو رہی ہیں، کیا خوبیاں پیدا ہو رہی ہیں، کن خوبیوں کو آگے بڑھانا ہے، کن کمزوریوں کو دُور کرنا ہے اُس وقت تک وہ ایک جامع و مانع پروگرام تیار نہیں کر سکتے۔

ٹوپی پہننا قومی شعار ہے

ایک چیز جو مثلاً سرسری طور پر بھی نظر آجاتی ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے نوجوانوں میں ٹوپی پہننے کا رواج نہیں ہے۔ اور دوسری بات جو سرسری طور پر نظر آجاتی ہے وہ یہ ہے کہ ٹوپی کا رواج تو نہیں ہے لیکن یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ بعض اہم مواقع پر ہمیں ٹوپی پہننی چاہیئے۔ اگر یہ احساس نہ ہوتا تو اس وقت سر پر تولیے یا رومال یا اس قسم کے دوسرے کپڑے نہ لپیٹے جاتے۔ پس اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کمزوری تو ہے لیکن اس کمزوری کو دُور کرنے کا احساس بھی پایا جاتا ہے۔ اس احساس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ نوجوانوں کو بتانا چاہیئے کہ ہم ٹوپی کیوں پہنتے ہیں اور اس کے کیا فوائد ہیں اور اس کے جو نقصان نظر آتے ہیں وہ دراصل نقصان نہیں ہیں وہ آپ کے کردار کی تعمیر کے لیئے ضروری ہیں۔

عام طور پر نوجوان کو ٹوپی پہننے کا جو سب سے بڑا نقصان نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ باقی سوسائٹی جو اس وقت کلیتاً آزاد ہوتی چلی جا رہی ہے اور غیر ذمہ دار ہوتی چلی جا رہی ہے اس میں وہ ایک مولوی کے طور پر شمار ہوگا۔ دُنیا سمجھے گی ایک بیوقوف سا لڑکا ہے جو اگلے وقتوں کا آدمی ہے اور عجیب و غریب اس کی شخصیت ہے حالانکہ مَیں تو اللہ کے فضل سے بڑا ذہین ہوں، مَیں تو بڑا

تیز طرار ہوں ——— مَیں کیوں اِس قسم کے بیوقوف لڑکوں میں شمار ہوں۔ اِس لئے بہتر یہ ہے کہ ٹوپی اُتار کر پھینکوں اور اُن جیسا نظر آؤں۔

قومی کردار اور اس کی عظمتِ شان

دراصل یہ ایک احساسِ کمتری ہے جو ٹوپی نہ پہننے کا سبب ہے۔ لیکن اگر انسان غور کرے تو یہی اس کے کردار کی تعمیر کے لئے ایک خزانہ موجود ہے۔ انسان سوچے کہ مجھے دُنیا کی باتوں کی کیا پرواہ ہے مَیں نے تو اپنے اندر عمدہ کردار پیدا کرنا ہے اعلیٰ مقاصد کی خاطر۔ مَیں زندہ ہوں کچھ اَور لوگوں کے لئے اور کسی اَور ذات کو خوش کرنے کے لئے۔ اور وہ ایک ذات اللہ کی ذات ہے۔ اِس لئے مَیں اپنی طبیعت اور اپنے مزاج کو اس کے مطابق ڈھالوں گا۔ وہ لوگ اللہ والے لوگ ہیں جنہوں نے معاشرہ کی تعمیر میں اللہ سے سیکھ کر عظیم الشان کام کئے ہیں اور اُن کے مزاج کے مطابق اگر احمدی ڈھلنے لگے اِس نیت کے ساتھ کہ اللہ کو راضی کرنا ہے اور اللہ کی خاطر جو معاشرہ قائم کیا گیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے ذریعہ اور پھر اُس کا احیائے نَو ہُوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھیوں کے ذریعہ اُس معاشرہ کو مَیں نے قائم کرنا ہے۔ مجھ پہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ مَیں باقی لوگوں سے مختلف ہوں۔ اِس لئے جب آپ خدا کی خاطر ایک نئے معاشرہ کو جنم دینے کی نیت کے ساتھ ایک ایسا فعل کرتے ہیں جو دُنیا کی نظر میں معیوب اور اگلے وقتوں کا فعل ہے تو آپ کے دل سے ایک عزت کی آواز اُٹھے گی۔ آپ کے دل میں ایک ولولہ پیدا ہوگا جس کے نتیجہ میں آپ کے کردار کی تعمیر ہوگی۔ آپ محسوس کریں گے کہ یہ بیوقوف نہیں جانتے کہ مَیں کیوں ایسا کر رہا ہوں۔ اُن کی ہنسی یہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ یہ جتنا مجھ پر مذاق کر رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں اُن کو کیا پتہ کہ مَیں اپنے اللہ کی نظر میں اَور پیارا ہو رہا ہوں۔ اُن کو نہیں پتہ کہ خدا کی نظرِ محبت مجھ پر پڑ رہی ہے پس جب یہ چھوٹی سی عمر کا نوجوان معاشرہ میں بہہ جانے کی بجائے صرف خدا کی خوشنودی کے لئے ایک فعل کر رہا ہوتا ہے تو اِس سے اُس کے کردار کی تعمیر میں جو عظیم الشان فائدہ پہنچتا ہے اُس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ اِس لئے اگرچہ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن اِس سے عظیم الشان قومی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دوسرے آپ کو لوگوں سے الگ نظر آنا چاہیئے کیونکہ معاشرہ کی بُرائیوں سے دُور رکھنے کے لئے آپ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ دوسروں سے الگ دکھائی دیں تاکہ آپ کے دل میں اگر کبھی بدی کا چور داخل بھی ہو تو دوسری سوسائٹی آپ کو اپنے اندر جذب نہ ہونے دے۔ وہ یہ کہیں کہ نہیں جی آپ تو ہمارے ساتھ ملتے ہی نہیں۔ آپ اَور قسم کی چیز ہیں۔

سر ڈھانپنے کے ظاہری فوائد

پھر ٹوپی پہننے کے نتیجہ میں مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ فائدہ بڑی تفصیل کے ساتھ حاصل ہوتا ہے ۔ (جب مَیں یہ کہتا ہوں کہ تفصیل کے ساتھ فائدہ حاصل ہوتا ہے تو میرے ذہن میں ایک تفصیل موجود ہے)۔ مَیں نے کالج کے زمانہ میں احمدی لڑکوں کو دیکھا جو ٹوپی پہنتے تھے یا پگڑی استعمال کرتے تھے وہ بہت سی بُرائیوں سے بچائے گئے ۔ وہ بہت سی ایسی جگہوں میں شامل ہو ہی نہیں سکتے تھے جن جگہوں پر غیر ذمہ داری کے کام کئے جاتے تھے کیونکہ لوگ پھر یہ توقع نہیں رکھتے کہ ٹوپی اور یہ حرکت ! یہ ویسی ہی بات ہے جس طرح داڑھی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ داڑھی رکھنے والا چاہے کسی نیت کے ساتھ داڑھی رکھ رہا ہو اُس کے ساتھ ایک نیکی اور خاص قسم کا عمل وابستہ ہو جاتا ہے ۔ ایک سائیکل والے کا لطیفہ آپ نے سُنا ہوگا وہ اِسی وجہ سے مشہور ہوا۔ ہے تو وہ ایک لطیفہ مگر اس کے پیچھے ایک حکمت ہے

ایک پُر حکمت لطیفہ

کہتے ہیں ایک شخص جس کی داڑھی تھی وہ ایک دفعہ سائیکل چلا رہا تھا تو اُس کی کسی آدمی کے ساتھ ٹکر ہو گئی تو مُڑ کر اُس آدمی نے کہا کہ اتنی بڑی داڑھی رکھی ہوئی ہے اور مجھے ٹکر مار دی ہے ۔ اُس نے جواب دیا کہ داڑھی رکھی ہے کوئی بریک تو نہیں ہے ۔ یہ ہے تو ایک لطیفہ لیکن اِس کے پیچھے ایک حکمت کی بات پنہاں ہے ۔ اور داڑھی کو ایک COMPLEMENT ہے ۔ اُس نے جواب تو دے دیا اور اپنا بدلہ اُتار لیا لیکن کہنے والے کا اصل مقصد یہ تھا کہ تمہاری داڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت کا نشان ہے، آپؐ کی عظمتِ شان کی یاد دلاتی ہے ۔ کہنے والے کا مقصد یہ تھا کہ جس کردار کے نام پر اور جس محبت کی خاطر تم نے یہ داڑھی رکھی ہے ویسا ہی تمہارا کردار بھی تو ہونا چاہیئے ۔ یہ دلیل تھی تفصیل کی لیکن نہ کہنے والے کے شائد اُس وقت CONSCIOUSLY یعنی شعوری طور پر یا بالارادہ یہ بات ذہن میں ہو نہ جواب دینے والے کو یہ سمجھ آئی ہوگی کہ یہ کیوں کہتا ہے لیکن اگر آپ نفسیاتی لحاظ سے اِس کا جائزہ لیں تو اصل حکمت معلوم ہو جاتی ہے جو اس کے پسِ پردہ کارفرما ہے ۔

پس بعض چیزیں بعض قسم کے کردار کا نشان بن جاتی ہیں ۔ اُن کی طرف ذمہ داریاں منسوب ہو جاتی ہیں اور اُن چیزوں کے ساتھ غیر ذمہ دارانہ حرکتیں کرتے ہوئے وہ خود بھی اجنبیت محسوس کرتے ہیں اور دیکھنے والا بھی سمجھتا ہے کہ اُن کے طرزِ عمل کے ساتھ یہ چیز لگا نہیں کھا رہی ۔ اِس لیئے ٹوپی ہمارے نوجوانوں کے کردار کی تعمیر میں ایک بہت بڑا کام سرانجام دے گی ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اِس پر غیر معمولی زور دیا کرتے تھے ۔ اُس وقت ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ اتنا زور کیوں ہے لیکن بعد میں ذہنی پختگی کے ساتھ

سمجھ آنی شروع ہو گئی کہ یہ ہے تو چھوٹی چیز لیکن بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

طلبہ میں نمایاں تبدیلی پیدا کریں

پس یہ ایک نمونہ ہے اور مثال کے طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں، کہ چھوٹی چھوٹی OBSERVATIONS یعنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو نوٹ کریں اور پھر اُن پر بناء کرتے ہوئے تربیت کا ایک پروگرام بنائیں اور یہ کوشش کریں کہ اِس فیکٹری میں جس طرف سے لوگ داخل ہوتے ہیں داخل ہونے والے کے معیار سے اُس معیار کا بہت فرق ہونا چاہیئے جس طرف سے لوگ ڈھل کر باہر نکل رہے ہیں۔ فیکٹریوں میں RAW MATERIAL ایک طرف سے داخل ہوتا ہے تو اُس کی شکل اَور ہوتی ہے اور جب وہ ڈھل کر باہر نکل رہا ہوتا ہے تو اُس کی شکل بالکل اَور ہو چکی ہوتی ہے۔ مثلاً بانس کو جب کاغذ میں ڈھال رہے ہوتے ہیں تو آپ نے تو شاید کبھی دیکھا نہیں مَیں نے وہ کارخانہ دیکھا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کیسا انقلاب برپا ہوا۔ ایک طرف بہت بڑے بڑے بانس ہیں اُن کے موٹے موٹے ٹکڑے کٹ کر اندر جا رہے ہیں اور دوسری طرف سے نہایت ملائم SHEETS یعنی سفید کاغذ کے بڑے خوبصورت تختے باہر نکل رہے ہوتے ہیں۔

پس اگر دُنیا کے کارخانہ دار یہ عظیم الشان تبدیلیاں پیدا کر لیتے ہیں تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کارخانے دار کیوں ایسی عظیم الشان تبدیلیاں پیدا نہ کریں۔ اس لئے ہمارے عزیز طلباء کے یہاں آتے وقت کا معیار اَور ہونا چاہیئے اور پھر جاتے وقت کا معیار بالکل اَور ہونا چاہیئے۔ ایک نمایاں فرق پیدا ہونا چاہیئے۔ جاتی دفعہ اُن کے اندر ایک حُسن پیدا ہوا ور محسوس ہو کہ ہاں کچھ تبدیل ہو کر یہ بچے نکلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس کی توفیق عطا فرمائے"۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا اُنتالیسواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے اور اُسکی دی ہوئی توفیق کے ساتھ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳/اخاء ۱۳۶۲ھ بمطابق ۲۱-۲۲-۲۳/اکتوبر ۱۹۸۳ء کو اپنی شاندار روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

خدام الاحمدیہ اپنے اس اجتماع کی ابھی سے تیاری شروع فرمائیں نیز اجتماع کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مکرم و محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی - ایڈیٹر الفضل)

خدا تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے لوگوں کی اصلاح اور اُن کی ہدایت و رہنمائی کی غرض سے دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو خدا کی طرف سے اُسے حکمت و دانش، فہم و فراست اور تسخیرِ قلوب و تطہیرِ نفوس کی بے پناہ قوتیں عطا کی جاتی ہیں، علومِ سماوی سے بہرۂ وافر اُسے عطا ہوتا ہے، حقائق و دقائق اور کامل معارف سے اُسے آگاہی بخشی جاتی ہے۔ فطرت و مشیّت کے صدہا راز اُس پر کھولے جاتے ہیں اور قلب و نظر کی وسعتوں سے اُسے مالا مال کر دیا جاتا ہے! انعاماتِ خداوندی کی یہ پیہم بارشیں اسے اپنا فرضِ منصبی کمال درجہ خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے قابل بنا دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں ذہنی و فکری اور علمی اعتبار سے ایک انقلابِ عظیم رُونما ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ اُس نے اپنے ان ماموروں کو خود حکمت و دانش سکھائی اور علم و معرفت میں اُنہیں وہ درجہ عطا کیا جسے کوئی انسان بھی اپنی ذاتی کوشش اور جدّ و جہد کے نتیجہ میں اکتساب کے رنگ میں حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جو انبیاء کرام مبعوث ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے متعدد رسولوں اور نبیوں کا قرآن مجید میں علیحدہ علیحدہ ذکر کر کے ہر ایک کے بارہ میں اِس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ ہم نے اُن میں سے ہر ایک کو علم و حکمت اور قوّتِ فیصلہ عطا کی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنہیں کامل ترین اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی شریعت عطا ہوئی، مخاطب کر کے فرمایا:-

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

(النساء: ۱۱۴)

ترجمہ:- اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اُتاری ہے اور جو کچھ تو نہیں جانتا

تھا۔ وہ سب تجھے سکھایا ہے اور یہ امر تجھ پر اللہ کے بہت بڑے فضل پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن مجید کی یہ اور اسی مفہوم کی درجنوں دیگر آیات اس امر پر گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے ماموریں کو علوم و معارف کے خزانے عطا فرماتا ہے اور انہیں دنیا میں معجزانہ طور پر غیر معمولی حکمت و دانائی سے نوازتا ہے۔ اسی لئے وہ خود بھی دنیا میں علوم و معارف کے دریا بہاتے، حکمت و معرفت کے موتی بکھیرتے اور حقائق و دقائق کے خزانے لٹاتے ہیں۔ اُن کا کلام معجز بیان نور اور رشد و ہدایت کا ایک ایسا چشمۂ صافی ہوتا ہے جو دلوں کو اس طور سے سیراب کرتا چلا جاتا ہے کہ دلوں کے زنگ دور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی آلائشیں اور کثافتیں کٹ کر رہ جاتی ہیں اور سینے دُھل دُھل کر مَہبطِ انوارِ الٰہی بن جاتے ہیں۔

علم و حکمت اور حقائق و معارف کے نئے خزانے!

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے ماموریت کے مقام پر فائز تھے اور اشاعتِ علومِ قرآن اور غلبۂ اسلام کا عظیم الشان کام آپؑ کے سپرد کیا گیا تھا لہٰذا اپنی قدیم سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھی علم و حکمت اور حقائق و معارف کے خزانے عطا کئے۔ آپؑ نے اسّی ۸۰ سے بھی زیادہ کتب تصنیف فرما کر اور صدہا اشتہارات شائع کر کے اور مجالسِ عرفان میں حاضرین کو ارشادات و ملفوظات سے نواز کر ان بیش بہا خزائن کو سب کے لئے عام کر دیا۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ آپؑ کی قوّتِ قدسیہ سے فیضیاب ہونے اور آپؑ کے لٹائے ہوئے روحانی خزانوں سے اپنی جھولیاں بھرنے والے، عام انسانوں سے با اخلاق انسان، با اخلاق انسانوں سے با خدا انسان اور باخدا انسانوں سے خدا نما انسان بن گئے اور ایک دنیا کو حق و صداقت اور راستی کی طرف لانے کا موجب بنے۔ علوم و معارف کے یہ بیش بہا خزانے آپؑ کی تصانیف اور ملفوظات کی شکل میں آج بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کا بنظرِ غائر اور بار بار مطالعہ کر کے ہم بھی قرآنی علوم و معارف اور فراست و حکمت کے وارث قرار پا سکتے ہیں اور ان کی پاک تاثیرات سے ہمارے سینے بھی مہبطِ انوارِ الٰہی بن سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بیش بہا تصانیف قرآنی حقائق و معارف کے علاوہ تسخیرِ قلوب کی بے پناہ قوّت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ یہ امر میرے اور آپ کے فرائضِ منصبی میں شامل ہے کہ میں اور آپ میں سے ہر ایک

اُن روحانی خزائن سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش بہا تصانیف کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں اپنی جھولیاں بھریں اور ان کی پاک اور انقلاب انگیز تاثیرات سے فیضیاب ہو کر باخدا نہیں بلکہ خدا نما انسان بنیں اور اس طرح ایک دنیا کو حق و صداقت اور راستی کی طرف لانے کا وسیلہ ثابت ہوں۔ ساری دُنیا کو اسلام کی طرف لانے اور اسے دینِ واحد پر جمع کرنے کی ذمّہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہم اس اہم اور عظیم ذمّہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم حضور علیہ السلام کی کتب و تصانیف کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے اپنی معلوماتِ دینی کو وسیع نہ کریں، قلوب و اذہان کو اُن کے نور سے منوّر نہ کریں اور اپنے سینوں کو ان کی پاک تاثیرات کے نتیجہ میں مہبطِ انوارِ الٰہی نہ بنائیں۔

اب میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کے بالاستیعاب اور بار بار مطالعہ کی اہمیّت واضح کرنے کے لئے خود حضور علیہ السلام کے قیمتی ارشادات پیش کرتا ہوں تاکہ یہ امر واضح ہو سکے کہ جوئے شیریں کے کنارے بیٹھنے کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے باوجود تشنہ رہنا اور تشنگی بجھانے کی پرواہ نہ کرنا بہت ہی بڑی بدنصیبی اور بدقسمتی پر دلالت کرتا ہے۔

زندگی بخش جام اور آبِ حیات

حضور علیہ السلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ آپؑ کو ایک زندگی بخش جام دیا گیا ہے جو آپؑ کے ہاتھ سے جام پئے گا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ فرماتے ہیں:-

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مریگا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو مَیں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اَور بھی اس کے مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس چشمہ سے انکار کیا

جو آسمان پر کھولا گیا۔"
(ازالہ اوہام صلا طبع اوّل)
حضور علیہ السلام اِسی ضمن میں مزید فرماتے ہیں :-

"ایسا ہی یہ عاجز بھی . . . .
. . . . خالی نہیں آیا بلکہ مُردوں کے زندہ ہونے کے لیئے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔"

(ازالہ اوہام ص۱۸۴ طبع سوم)

حضور علیہ السلام کے ان دو مختصر ارشادات سے حضور علیہ السلام کی کتب کی عظمت اور اہمیت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

پہلی بات اِن میں یہ بیان کی گئی ہے کہ حضور علیہ السلام کی کتب آبِ حیات اور زندگی بخش جام کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جو بھی اس آبِ حیات اور زندگی بخش جام سے پیئے گا وہ رُوحانی طور پر زندہ ہو جائے گا اور نہ صرف یہ کہ زندہ ہو جائے گا بلکہ پھر کبھی نہیں مرے گا۔

دوسری بات حضور علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ آبِ حیات۔ بجز آپؑ کی کتابوں کے اس دُنیا میں کہیں اور سے نہیں مل سکتا۔ آپؑ نے اِس بات پر اتنا حصر کیا ہے کہ اسے اپنی صداقت کی ایک دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر یہ آبِ حیات اِس زمانہ میں کسی اَور کے پاس سے بھی مل سکتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نعوذ باللہ آپ خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔

تیسری بات اِن اقتباسات سے یہ ظاہر ہوتی ہے کہ اِن بیش بہا تصانیف کا مطالعہ نہ کرنا اور ان سے عملاً رُوگردان رہنا ایک جرم ہے اور جرم بھی ایسا کہ جس کے لیئے کوئی عذر کام نہ آسکے گا۔

زندگی بخش تاثیر کا راز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جو آبِ حیات بھرا ہوا ہے اور یہ جس زندگی بخش تاثیر سے لبریز ہیں حضور علیہ لسلام نے اِس تاثیر کے راز سے خود پردہ اُٹھایا ہے اور بتایا ہے کہ آپؑ نے جو حقائق و معارف بیان کئے ہیں وہ خدا تعالیٰ

نے خود آپؑ پر ظاہر فرمائے ہیں اور اُس کی عطائے
خاص کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپؑ کا قلم گو دیکھنے میں
عام قلم نظر آتا ہے لیکن اسے منجانب اللہ تراشا
گیا ہے۔ اسی طرح اگرچہ یہ کتب آپؑ کے اپنے
ہاتھ کی تحریر کردہ ہیں لیکن چونکہ تائیدِ الٰہی سے لکھی
گئی ہیں اس لیے استعارۃً کہا جا سکتا ہے کہ گویا
یہ آپؑ کی نہیں بلکہ فرشتوں کی تحریر کردہ ہیں۔
چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) (ترجمہ از عربی) "میری قلم خواہشات
کی ناپاکیوں سے بچائی گئی ہے
اور مولیٰ کو راضی کرنے کے لیے
تراشی گئی ہے۔ لہذا میرے
قلم کا نیک اثر ہمیشہ باقی
رہے گا۔" (اعجاز المسیح طبع اول صفحہ ۱۹۶)

(۲) "تحریر میں مجھے وہ طاقت دی
گئی ہے کہ گویا میں نہیں بلکہ
فرشتے لکھتے جاتے ہیں گو بظاہر
میرے ہی ہاتھ ہیں۔"
(اشتہار ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء
تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۷)

(۳) (ترجمہ از عربی) "سو میرے پاس دنیا
کا مال اور گھوڑے اور سوار تو
نہیں ہیں سوائے اس کے کہ مجھے
قلموں کے گھوڑے دیئے گئے
اور کلام کے جواہرات عطا کئے
گئے اور مجھے ایسا نور بخشا گیا جو
ہر لغزش سے بچاتا ہے اور راست
روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے۔
پس اس الٰہی اور آسمانی دولت
نے مجھے مالا مال کر دیا اور میرے
افلاس کو دور کر دیا اور مجھے روشن
کر دیا اور میری رات کو منور کر دیا
اور مجھے منعموں میں داخل کر دیا۔"
(نور الحق حصہ اول طبع اول صفحہ ۲)

(۴) ترجمہ از عربی:۔

"پس جان لو اے بزرگو اور
بصیرت رکھنے والو اور عقلمندو!
اللہ تعالیٰ نے ...... مجھے وہ
علوم اور معارف دیئے ہیں
جن کی اس اُمت کو ضرورت
تھی۔ اور اس نے مجھے کافروں
اور فاجروں پر اتمامِ حجت
کے لیے زندہ علم دیا ہے اور
تازہ بتازہ پھل ملت کے
بھوکوں کے لیے دیئے ہیں

اور بھرے ہوئے پیالے ہدایت
اور معرفت کے پیاسوں کے لئے
عنایت کیئے ہیں۔ ... اور
اُس نے مجھے پاکیزہ اور صاف
علوم دیئے اور خالص اور
اعلیٰ درجہ کے معارف دیئے
اور مجھے وہ کچھ سکھایا جو اس
زمانہ میں کسی اور کو نہ سکھایا۔"
(انجام آتھم طبع دوم صـ۷۵)

(۵) "مجھ کو خدا نے بہت سے
معارف اور حقائق بخشے اور
اس قدر میرے کلام کو معرفت
کے پاک اسرار سے بھر دیا
کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ
کی طرف سے پورا تائید یافتہ
نہ ہو اُس کو یہ نعمت نہیں دی
جاتی۔" (انجام آتھم طبع دوم صـ۴۹)

(۶) "جو مجھے دیا گیا ہے وہ محبّت
کے مُلک کی بادشاہت اور
معارفِ الٰہی کے خزانے ہیں
جن کو بفضلہٖ تعالیٰ اس قدر
دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے
تھک جائیں گے۔"
(ازالہ اوہام طبع اوّل صـ۵۶۸)

(۷) "اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج
کے ذخیرے سے لوگوں کی
جان بچائی اِسی طرح جان بچانے
کے لیئے خدا نے اس جگہ بھی
مجھے رُوحانی غذا کا مہتمم بنایا
ہے۔ جو شخص اس غذا کو اپنے
دل سے پُورے وزن کے ساتھ
کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں
کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائیگا۔"
(اشتہار ۲۱ / اپریل ۱۹۰۵ء۔
تبلیغِ رسالت جلد دہم صـ۸۹)

رُوحانی مریضوں کے لیئے شفائے کامل کا

مژدۂ جانفزا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں سلطان القلم
قرار دیا کے ان ارشادات سے یہ امر آشکار

ہوتا ہے کہ بلا شبہ آپؑ کی تصانیف ایک مامور من اللہ کی تصانیف ہونے کے باعث ایک ایسے قلم سے تحریر کی گئی ہیں جو خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے من جانب اللہ تراشی گئی تھی۔ گو لکھنے والا ہاتھ آپؑ ہی کا تھا لیکن رُوح القدس کی تائید اس درجہ آپؑ کو حاصل تھی کہ گویا آپؑ نہیں فرشتے لکھتے جاتے تھے۔ اسی لیے آپؑ کی جملہ تصانیف علوم و معارف، حقائق و دقائق اور معرفت کے پاک اسرار سے لبریز ہیں۔ یہ وہ علوم و معارف، حقائق و دقائق اور معرفت کے پاک اسرار ہیں جو بجز آپؑ کی تصانیف کے اور کہیں مل ہی نہیں سکتے۔ پھر چونکہ آپؑ کو تسخیر قلوب اور تطہیر نفوس کی بے پناہ قوّت عطا کی گئی تھی اس لئے آپؑ کی تصانیف انقلاب انگیز تاثیرات سے بھرپور ہیں اور اسی لیئے یہ ایک زندگی بخش جام کی حیثیت رکھتی ہیں اور مُردہ دلوں کے لیئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ رُوحانی مریضوں کے لیئے شفائے کامل کا مژدہ جانفزا ہیں اور مُردہ رُوحوں کو از سرِ نو زندہ کرنے اور حیاتِ ابدی سے ہمکنار کرنے کا انتہائی مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان سے غافل اور بے نیاز رہ کر ہمارے لئے نہ قرآن مجید کے حقائق و معارف کا حصول ممکن ہے اور نہ صحیح معنوں میں فائز المرام ہونے کا کوئی امکان۔ یہی وجہ ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیش بہا تصانیف کا مطالعہ نہ کرنے اور ان سے عمداً اعراض و گردان رہنے کو جرم قرار دیا ہے۔ جرم بھی وہ جس کی خدا کے ہاں بازپُرس ہو گی اور اس کوتاہی کے لیئے کوئی عذر بھی کام نہ آسکے گا۔

اسلام کی حمایت میں بے نظیر لٹریچر کی عظمت کا مخالفین کی طرف سے اعتراف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علوم و معارف کے خزانوں اور اُس کی معجزانہ تائید و نصرت کے نتیجہ میں اپنی بیش بہا کتب کے ذریعہ اسلام کی حمایت میں جو بے نظیر لٹریچر پیدا کیا اُس کی عظمت اور انقلاب انگیز تاثیر کا خود آپؑ کے مخالفین کو بھی اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اس ضمن میں صرف دو مختصر حوالے پیش کرنے پر اکتفا کروں گا۔

(۱) مولانا ابو الکلام آزاد نے لکھا :-

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیّت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پُورا کر چکا ہے دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لیئے کہ وہ ہرگز قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتی۔"

(اخبار "وکیل" امرتسر بابت مئی ۱۹۰۸ء)

(۲) سلسلہ احمدیہ کے مشہور مخالف مرزا حیرت دہلوی نے حضور علیہ السلام کے پیدا کردہ بے نظیر لٹریچر کو اِن الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا :۔

"اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اُس کے قلم میں اِس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندئ ہند میں بھی اِس قوت کا لکھنے والا کوئی نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے ۔"

(اخبار کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

اور خود مخالفین اور معاندین میں سے بہت ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معجزانہ تحریرات سرقہ کر کے اپنی کتابوں میں انہیں حوالہ دیئے بغیر نقل کرتے ہیں اور اُنہیں اپنی تحریرات ظاہر کر کے اپنے نام کا ڈنکہ بجوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے ۔ ان میں چھوٹے موٹے لوگ نہیں بلکہ علمائے دیوبند کے پیر و مرشد مولانا اشرف علی تھانوی جیسے نامی گرامی لوگ بھی شامل ہیں ۔ چنانچہ اُن کی کتاب "احکامِ اسلام عقل کی نظر میں" اکثر و بیشتر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر مشتمل ہے اور ان تحریرات کو اُنہوں نے اپنے نام سے شائع کیا ہے ؎

چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد

حرفِ آخر

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم خدائے منان کے وہ خوش قسمت بندے ہیں جن کے اپنے گھر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا کتب کی شکل میں قرآنی علوم و معارف، حقائق و دقائق اور معرفت کے پاک اسرار کی "جوئے شیریں" و "نہرِ خوشگوار" چل رہی ہے ۔ غور کا مقام ہے کہ اگر ہم اِس "جوئے شیریں" و "نہرِ خوشگوار" کے کے کنارے بیٹھ کر بھی تشنہ رہیں تو ہم سے بڑھکر بدقسمت اَور کون ہوگا ۔

اے عزیزو ! اپنے آپ کو اِس بدبختی سے بچاؤ ۔ سلطان القلم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کو کمال درجہ توجہ اور انہماک سے پڑھو اور ہمیشہ ہی پڑھتے رہو ۔ قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کے ساتھ ان بیش بہا کتب کے مطالعہ کو اپنے روزمرہ کے معمولات کا ایک اہم جُزو بنا لو ۔ تم اِس کے اس درجہ عادی ہو جاؤ

کہ اس رُوحانی غذا کے بغیر تمہیں زندگی بے کیف نظر آنے لگے۔ یہ وہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں رُوحانی موت کی آغوش میں جانے سے بچائے گا۔ یہ وہ حصارِ عافیت ہے جو تمہیں پھاڑ کھانے والے درندوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ اور تمہیں وہ حوصلہ، وہ ہمّت اور وہ شجاعت عطا کرے گا کہ تم دوسروں کو جو ہر چہار طرف سے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں بچانے اور انہیں حصارِ عافیت میں لانے کا وسیلہ بنو گے۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اُن بیش بہا خزائن کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف کتب کی شکل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا کیے گئے ہیں دل سے قدر کرنے اور اُن سے دلی شغف کے رنگ میں کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ہمیں حضور کے زندگی بخش ارشادات پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی توفیق بھی بخشے تا کہ ہم سب کی زندگیاں صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ بنیں اور خدا اور اس کے دین کی نصرت میں بسر ہوں اور ہم خدا کے حضور سرخرو ٹھہریں۔ اٰمین یا ارحم الرّاحمین ؎

حقیقی احمدی کا تعارف

سُنو مجھ سے مرے ہمدم مَیں کیا ہوں — شہنشاہِ رُسُلؐ کی خاکِ پا ہوں
فدا قرآں پہ ہوں مَیں جان و دل سے — ثناخوانِ حبیبِؐ کبریا ہوں
محبِّ عاشقانِ شاہؐ لولاک — عدوِّ دشمنِ خیرؐ الورٰی ہوں
جو شاہِ اوّلین و آخریں ہے — اُسی کا جاں نثارِ باوفا ہوں
کوئی سمجھے نہ سمجھے مَیں بہرطور — یکے از پَیروانِ مصطفٰےؐ ہوں
زہے قسمت اُسی کا اُمتی ہوں — اُسی کے آستانہ کا گدا ہوں
مَیں بن کر دُھول قدموں کی اُسی کے — زمانے کے لیئے اِک کیمیا ہوں
ہوں کفر و شرک سے مَیں سخت بیزار — خدا کا ایک عبدِ بے ریا ہوں
ہے خدمت دینِ حق کی کام میرا — صداقت جابجا پھیلا رہا ہوں
بنی نوعِ بشر کے واسطے مَیں — خدا سے خیر و برکت مانگتا ہوں
جو ہیں بھٹکے ہوئے انساں جہاں میں — مَیں دکھلاتا انہیں راہِ ہُدیٰ ہوں

پھر اندلس جس سے روشن ہو رہا ہے
مَیں وہ مہرِ محمدؐ کی ضیا ہوں

مصائب پر مصائب مجھ پہ آئے — مَیں پھر بھی خوگرِ صبر و رضا ہوں
وفا ہی کی ہر اک سے مَیں نے پھر بھی — ہوُا موردِ جفا کا بارہا ہوں
محبّت ہے مجھے انسانیت سے — ہر اک کا خیرخواہ و ہمنوا ہوں
زمانہ کے امام و مقتدا کا — اِک ادنیٰ سا غلام باصفا ہوں

مجھے اس بات پر ہے فخر صدیق
کہ مَیں حلقہ بگوشِ مصطفٰےؐ ہوں

(محمد صدیق امرتسری ایم اے سابق مبلّغ مغربی افریقہ)

تارکِ نماز کے لئے انتباہ!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ہے :-

"میرے نزدیک جو شخص سال میں ایک نماز بھی چھوڑتا ہے اُس کا وہ تارک ہے بلکہ پندرہ سال میں بھی اگر ایک دفعہ نماز چھوڑی ہے تو وہ تارک ہے کیونکہ نماز میں ایک ایسا لطف اور سرور ہے کہ اس کی وجہ سے وہ کبھی نماز نہیں چھوڑ سکتا جب سے کہ وہ ایک دفعہ توبہ کر لیتا ہے پھر اس کے بعد اگر ایک بھی نماز چھوڑتا ہے تو وہ تارک کہلائے گا۔ نماز جو ہے وہ پہلا قدم عبودیت کا ہے۔ جو شخص کبھی کبھی نماز چھوڑتا ہے وہ یہودیوں اور ضالین میں شمار ہوگا۔ پس جن سے خطاب ہوا ہے وہ سنبھل جائیں اور اپنے ایمان کی فکر کریں۔ جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اُس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے کوئی ضرور ایسا حادثہ اُسے پیش آئے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح بے ایمان ہو کر مرے گا۔ کیا ساری عمر تم قربانیاں کر کے پھر مرتے وقت بے ایمان ہو کر دنیا سے جاؤ گے۔ پس نماز کو چھوڑنا کوئی معمولی بات نہیں۔ عام طور پر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہ رسم کے طور پر جنبہ داری کے طور پر دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۳ء)

(مرسلہ :- عبدالمالک نمائندہ ماہنامہ خالد / تشحیذ الاذہان لاہور)

فون : ۳۶۰۲
پاکستان ربر اینڈ سپیرنٹ
پوسٹ بکس ۶۲۵ سیالکوٹ
• اصلی ٹائیگر بال بنانے والے،
• پلاسٹک اینڈ کمپوزیشن کارک،
• ہاکی و کرکٹ بال،
ولکنائیزنگ میٹریل،
اسپیشل کُشن،
اسپیشل ٹریڈ،
کینوس سلوشن وغیرہ۔

(مرتبہ: شیخ مبارک احمد صاحب مہتمم تحریک جدید)

۲۷ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو جلسہ سالانہ کے دوسرے دن، رات ۷ بجے مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیرِ اہتمام عالمگیر زبانوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر آف امریکہ نے کی۔

یہ اجلاس قرآنی پیشگوئی وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا مظہر اور آخری زمانہ میں آسمانی تقدیر کے اظہار کا ایک بیّن ثبوت تھا خدا تعالیٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تھا کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اور

"ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔"

اس لیے ہر دل نورِ اسلام سے منوّر ہو گا۔ اسلام کا سورج اب طلوع ہو چکا ہے اور اب یہ نصف النہار تک پہنچ کر دم لے گا۔ اور ساری دنیا محسنِ انسانیت فخرِ موجودات خاتم الانبیاء ہمارے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا وِرد کر رہی ہو گی۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اس اجلاس میں باغِ احمدیت کے ابراہیمی طیور نے اپنی اپنی زبان میں قبولیتِ احمدیت کے واقعات سنائے۔ جن کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

(۱) مکرم بکر عبید صاحب نے اپنے والد محترم شیخ امری عبیدی صاحب آف تنزانیہ کا قبولیتِ احمدیت کا واقعہ سواحیلی زبان میں سنایا اور مکرم احمد ڈاڈی صاحب نے اس کا اردو ترجمہ سنایا۔

(۲) مکرم فواد کانو صاحب نے مکرم پا عماد و کمارہ

صاحب آف سیرالیون کا قبولِ احمدیت کا واقعہ سیرالیون کی ٹمی (TIMNE) زبان میں سُنایا۔ اور مکرم یوسف خالد صاحب نے اُردو ترجمہ سُنایا۔

(۳) مکرم یوسف یاسن صاحب نے اپنا جلسہ سالانہ پر آنے کا قبولیتِ دُعا کا نشان بتایا اور خود ہی اُردو ترجمہ بھی کیا۔

(۴) مکرم خیر اللہ خان صاحب آف فجی نے مکرم احمد تقی صاحب کا قبولیتِ احمدیت کا واقعہ کیوتی زبان میں سُنایا۔ جس کا اُردو ترجمہ بھی کیا گیا۔

(۵) مکرم محمد جمیل صاحب نے مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن کا قبولِ احمدیت کا واقعہ ڈینش زبان میں سُنایا۔ جس کا خاکسار نے اُردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

(۶) مکرم زکریا حلیم صاحب نے مکرم ابو بی احمد بن اکمانا کا انڈونیشین زبان میں قبولیتِ احمدیت کا واقعہ سُنایا اور خاکسار نے اُردو ترجمہ سُنایا۔

(۷) مکرم ARI SETIARSO نے ڈچ زبان میں قبولیتِ احمدیت کا واقعہ سُنایا۔ اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب محمود نے اُردو ترجمہ سُنایا۔

(۸) وقت کی کمی کی وجہ سے امریکن احمدی خاتون شکورہ۔ جے۔ نوریہ کا انگریزی زبان میں، قبولیتِ احمدیت کا واقعہ حاضرین کو نہ سُنایا جا سکا۔ تاہم اس کا صرف اُردو ترجمہ پیش کیا گیا۔

قبولیتِ احمدیت کے اِن مختلف واقعات میں سے ایک واقعہ اِسی شمارہ میں پیش کیا جا رہا ہے ٭

امریکن احمدی خاتون شکورہ جے۔ نوریہ

SHAKURA — J — NOORIAH.

کی داستانِ قبولِ احمدیت

(مُرسلہ: مہتمم تحریک جدید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عام طور پر بچہ اپنے ماں باپ کا مذہب ہی اختیار کرتا ہے۔ میرا بھی یہی حال تھا۔ سات سال کی عمر سے ہی عیسائیوں کے BAPTIST فرقے سے میرا تعلق تھا اور عبادت کے لئے گرجا جانا ہوتا تھا۔ کئی سال تک میں اتوار کے روز چھوٹے بچوں کی کلاس کو بھی مذہب کے بارہ میں پڑھاتی رہی۔ ہمارے بڑوں کا چھوٹوں کے ساتھ رویہ اور اُن کی کلیسیا کی سرگرمیوں کے بارہ میں طرزِ عمل ایسا تھا کہ مجھے اس سے رفتہ رفتہ نفرت سی ہونے لگی۔ ان کا طریق یہ تھا کہ چھوٹوں کی رائے سُنی ہی نہ جائے۔

اس سے زیادہ اہم بات یہ ہوئی کہ میں کبھی بھی تثلیث کا عقیدہ نہ تو خود سمجھ پائی اور نہ اپنے زیرِ تعلیم بچوں کو سمجھا سکی۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی میں دوسرے نوجوانوں کی طرح میں بھی مذہب کی اندھی تقلید کے سلسلہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہو چکی تھی۔

بے یقینی کے اس دور میں میں نے عیسائی مذہب کے دوسرے فرقوں کے بارہ میں بھی تحقیق کی اور اسی جستجو میں ریاستہائے متحدہ امریکہ سے باہر طویل سیاحت کے لئے نکل پڑی۔ اور اُس عرصہ میں دوسرے مذاہب کی تعلیمات کے بارہ میں بھی جائزہ لیتی رہی ـــــ اُس زمانہ میں میرا عقیدہ کیا تھا؟ میں یہ جانتی ہوں کہ خدا کو مانتی تھی لیکن سوال یہ تھا کہ میں کونسے مذہب کی پیروی کروں۔ میں نے کچھ عرصہ لاطینی امریکہ، افریقہ، یورپ کے ممالک میں گزارا۔ لندن سے بذریعہ طیارہ امریکہ واپسی پر بحر اوقیانوس پر سے گزرتے ہوئے میں نے بڑی گریہ و زاری کے ساتھ دُعا کی کہ میری سچے راستوں کی طرف رہنمائی ہو کیونکہ بے یقینی کی تکلیف دہ کیفیت

اب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

جب ہمارا طیارہ ڈلس کے ہوائی اڈہ پر اُترا تو پہلا شخص جو مجھے ملا وہ میرے دوست کا ایک بیٹا تھا۔ یہ نوجوان احمدی مسلمان ہو چکا تھا اس نے اصرار کیا کہ میں مسجد فضل دیکھوں۔ مسجد تک وہ سارے راستہ مجھ سے اسلام کے بارہ میں گفتگو کرتا رہا۔ مسجد میں مجھے لٹریچر کا جو بنڈل دیا گیا میں نے ویسے ہی اُسے اخلاقاً قبول کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے اس بنڈل میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" نکالی اور تھوڑا سا پڑھنے کے بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ مجھے یہ کتاب بالاستیعاب پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے اندر میرے ذہن میں پیدا ہونے والے بہت سے سوالات کے جواب موجود تھے ـــــ بعد میں مجھے دیباچہ تفسیر القرآن میں سیرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا موقع ملا۔ مگر ابھی تک پوری طرح میری تسلی نہ ہوئی۔

کچھ مہینوں کے بعد مجھے تسلسل کے ساتھ واضح خوابیں آنی شروع ہوئیں۔ جو بہت روشن اور مسرت بخش ہوتی تھیں۔ ایسی خوابیں مجھے پہلے کبھی نہ آئی تھیں۔ ان خوابوں میں میں قرآن کریم دیکھتی اور اپنی کھڑکی پر عربی الفاظ لکھے ہوئے دیکھتی۔

ایک موقع پر میں نے کرہ ارض کو اپنے سامنے دیکھا جس پر بڑے سبزہ زار مجھے نظر آئے۔ اور بڑے بادل میں نے حرکت کرتے ہوئے دیکھے۔ مسجد فضل کو میں نے خواب میں دیکھا اور ایسے لوگ مجھے دکھائے گئے جو مجھے اُس مسجد میں ملے تھے۔ مجھے آوازیں سنائی دیں جن میں "اسلام" اور "الٓمّٓ" کے الفاظ سنائی دیئے۔ خواب میں میں نے کلمہ طیبہ بھی دیکھا۔

چنانچہ انتہائی مسرت کے عالم میں میں نے بیعت فارم پُر کر دیا اور مسلمان ہو گئی۔ اور پھر میں نے اپنے دوستوں اور خاندان کے دوسرے افراد کو تبلیغ شروع کر دی۔

اب میں ہر وقت اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں حتی المقدور کوشش کرتی رہتی ہوں۔ میرا اللہ میری دُعائیں سُنتا اور جواب دیتا ہے۔ "اللہ اکبر"۔

اختتامی رپورٹ سالانہ تربیتی کلاس

نوٹ :- ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے تربیتی کلاس کے آخری روز حضور انور ایدہ اللہ الودود کی تشریف آوری پر جو رپورٹ پیش کی وہ ہدیہ قارئین ہے ——— (ادارہ)

میرے پیارے آقا! و معزز سامعین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انتیسویں ۲۹ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو رہی ہے۔

پیارے آقا! اس تربیتی کلاس میں حضور پُرنور کی مستجاب دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے جلوے دیکھے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنے فضلوں سے غیر معمولی برکت عطا فرمائی۔ اور یہ کلاس نمائندگی مجالس و خدام کے لحاظ سے سابقہ تمام کلاسوں سے زیادہ کامیاب رہی۔

امسال ۵۹۴ مجالس کے ۹۹۶ خدام نے کلاس میں شمولیت اختیار کی جبکہ گزشتہ سال ۵۳۹ مجالس کے ۹۱۷ خدام شامل ہوئے تھے۔

مندرجہ ذیل اضلاع نے حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے سو فیصد مجالس کی نمائندگی کرنے کی سعادت پائی۔ ڈیرہ غازیخان، بہاولنگر، کوٹلی آزاد کشمیر، سانگھڑ، ہزارہ، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، شیخوپورہ، سرگودھا، جھنگ، مردان۔

حضور پُرنور کی خدمت اقدس میں ان قائدین کرام کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور آئندہ بھی مستعدی سے خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

سب سے بڑی سعادت جو اس کلاس کو نصیب ہوئی وہ حضور پُرنور کی افتتاحی اور اختتامی اجلاسات میں جلوہ افروزی ہے جس سے ہر رُوح بے قرار نے رُوحانی بالیدگی اور ایمانی تازگی حاصل کی۔

امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور افتتاحی خطاب کی روشنی میں ایک سب کمیٹی نے فارم تجویز کیا۔ جسے سائیکلوسٹائل کر کے موجود خدام سے پر کروایا گیا۔ نمونہ فارم اور جائزے کا اجمالی خاکہ حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس میں پیش ہے۔

اس دفعہ "مقابلہ عام دینی معلومات" کا اضافہ بھی پروگرام میں کیا گیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ ۱۶ اضلاع کی ٹیمیں شامل ہوئیں جن میں سے ضلع سیالکوٹ، ضلع بہاولنگر، ضلع سرگودھا بالترتیب اوّل، دوم، سوم رہے۔

اپنے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ کے تحت بیضۂ مادّیت سے نکلنے والے افرادِ احمدیت جو لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ کے مصداق خلافت کے اجنحۂ رُوحانیہ کے نیچے ایک حد تک رُوحانی طہارت و پاکیزگی اور نئی قوّتِ پرواز حاصل کر چکے ہیں رَجَعُوا إِلَيْهِمْ کی روشنی میں ان نئے مطہر اجسام کو ایسی ابدی رفعتِ پرواز ملے کہ وہ ہمیشہ يُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ کی خوشبو سے فضائے مکدّر کو معطر کرتے رہیں اور دامنِ خلافت سے مقتبس یہ خوشبو سارے عالم پر محیط ہو کر اس کو جنّت نظیر بنا دے۔ آمین

آخر پر یہ احقر الغلمان حضور پُرنور کی خدمتِ اقدس میں یہ عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ مجموعی طور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات سے نوازیں۔

اِس پر حضور اقدس نے اپنے دستِ مبارک سے اِن خوش قسمت خدام کو انعامات سے نوازا۔ فبارک اللہ لھم۔

امتحان میں مجموعی طور پر :۔

اوّل :۔ مکرم طارق محمود صاحب راشد ڈیرہ غازیخان $\frac{327}{350}$

دوم :۔ مکرم محمد صفدر رانا صاحب چک نمبر ۲۲ حیدر آباد بہاولپور $\frac{322}{350}$

مثالی طالب علم :۔

اوّل :۔ مکرم حافظ گلزار احمد صاحب کراچی

دوم :۔ مکرم رانا زاہد محمود صاحب بہاولنگر

سوم :۔ مکرم مبشر احمد صاحب مجید لاہور

مقابلہ عام دینی معلومات :۔

اوّل ٹیم :۔ ضلع سیالکوٹ مکرم تمثیل احمد صاحب

دوم ٹیم :۔ ضلع بہاولنگر مکرم رانا زاہد محمود صاحب

سوم ٹیم :۔ ضلع سرگودھا مکرم احمد خان صاحب

تاریخ خدام الاحمدیہ کا ایک ورق

مرتبہ: مبارک احمد خالد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

انتیسویں (۲۹) سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا مجلس وار گوشوارہ

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع پشاور	
۱	پشاور	۵
۲	نوشہرہ کینٹ	۱
۳	رسالپور	۱
	ضلع مردان	
۴	مردان	۲
	ضلع ہزارہ	
۵	مانسہرہ	۱
۶	داتہ	۲
۷	تربیلا ڈیم	۱
۸	ہری پور	۱
۹	ایبٹ آباد	۱
	ضلع راولپنڈی	
۱۰	مسجد نور راولپنڈی	۸

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۱	راولپنڈی صدر	۵
۱۲	واہ کینٹ	۱
۱۳	گوجر خان	۱
۱۴	چونترہ	۱
۱۵	ٹیکسلا	۱
۱۶	منڈوال چوہان	۱
۱۷	جنگا بنگیال	۱
۱۸	کہوٹہ	۱
۱۹	منڈرہ	۱
۲۰	مری	۱
	ضلع اسلام آباد	
۲۱	اسلام آباد شرقی	۳
۲۲	اسلام آباد غربی	۱
۲۳	پنڈ بھگوال	۳
۲۴	ریلوے کیرج فیکٹری	۱
۲۵	نیشنل ہیلتھ کالونی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع جہلم	
۲۶	جہلم	۱
۲۷	کلر کہار	۲
۲۸	بھون	۱
۲۹	دتوچھ	۱
۳۰	پنڈ دادنخان	۱
۳۱	ڈنڈوت آر۔ایس	۱
۳۲	محمود آباد	۱
۳۳	کالا گوجراں	۲
۳۴	جہٹی دند کالونی	۱
۳۵	چکوال	۱
۳۶	دوالمیال	۲
۳۷	دینہ	۱
	ضلع اٹک	
۳۸	سنجوال چھاؤنی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع گجرات	
۳۹	گجرات	۱
۴۰	کھاریاں	۳
۴۱	سعد اللہ پور	۲
۴۲	گولیکی	۱
۴۳	دھدرا۔ پنڈی دھوتڑاں	۱
۴۴	چک سکندر	۱
۴۵	دیونا ماجرہ	۱
۴۶	لنگے	۱
۴۷	شادیوال	۱
۴۸	دھیر کے کلاں	۱
۴۹	کھوکھر غربی	۲
۵۰	پوڑانوالہ	۲
۵۱	ڈنگہ	۱
۵۲	نصیرہ	۱
۵۳	مرالہ	۲
۵۴	مونگ	۱
۵۵	ہنگاہ نمبر ۱۸	۱
۵۶	رجوعہ	۱
۵۷	کوٹلی افغاناں	۱
۵۸	سدوکی ترکھا	۲
۵۹	گڑیانوالہ	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۶۰	لالہ موسیٰ	۱
۶۱	کنگ چنن	۲
۶۲	ممدانہ	۱
۶۳	کالرہ کلاں	۲
۶۴	معین الدین پور	۱
۶۵	نسو والی سوہل	۱
۶۶	ککیانہ بھلیسر	۱
۶۷	عالم گڑھ	۱
۶۸	سرائے عالمگیر	۱
۶۹	شاہ تاج شوگر ملز	۳
۷۰	ڈھو	۱
۷۱	رسول کالج	۴
	ضلع سرگودھا	
۷۲	سرگودھا شہر	۴
۷۳	سرگودھا کینٹ	۲
۷۴	بھیرہ	۱
۷۵	چک نمبر ۳۳ جنوبی	۱
۷۶	چک نمبر ۹۹ شمالی	۱
۷۷	چک نمبر ۹۸ شمالی	۲
۷۸	چک نمبر ۸۷ جنوبی	۲
۷۹	تخت ہزارہ	۳
۸۰	چک نمبر ۳۸ جنوبی	۳

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۸۱	چک نمبر ۹ شمالی پنیار	۶
۸۲	چک نمبر ۳۷ جنوبی	۱
۸۳	کوٹ مومن	۱
۸۴	چک نمبر ۸۷ شمالی	۱
۸۵	چک نمبر ۴۳ جنوبی	۳
۸۶	چک نمبر ۱۶۸ شمالی منگلا	۱
۸۷	ٹھٹھہ جوئیہ	۱
۸۸	چک نمبر ۱۵۲ شمالی	۱
۸۹	بھابڑہ	۴
۹۰	چک نمبر ۳۵ شمالی	۱
۹۱	چک نمبر ۳۵ جنوبی	۱
۹۲	سلانوالی	۳
۹۳	چک نمبر ۸۸ شمالی	۲
۹۴	ادرحمہ	۳
۹۵	چک نمبر ۷۱ جنوبی	۲
۹۶	رکھ چراگاہ	۱
۹۷	ہجکہ	۱
۹۸	چاہ سردار والا	۱
۹۹	چک نمبر ۴۹ جنوبی	۱
۱۰۰	چک نمبر ۴۶ شمالی	۱
۱۰۱	ساہیوال	۱
۱۰۲	گھوگھیاٹ	۱
۱۰۳	اعوان آباد	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۰۴	بھلوال	۲
۱۰۵	دودہ	۲
۱۰۶	چک نمبر ۳۲ جنوبی	۱
۱۰۷	چک نمبر ۸۶ شمالی	۳
۱۰۸	چک نمبر ۷۹ شمالی	۱
۱۰۹	سوبھاگا	۱
۱۱۰	چک نمبر ۴۱ جنوبی	۲
۱۱۱	چک نمبر ۶۲ جنوبی	۲
۱۱۲	چک نمبر ۱۸ جنوبی	۲
۱۱۳	چھنی تاجہ ریحان	۱
۱۱۴	چک نمبر ۴۰ جنوبی	۲
۱۱۵	چک نمبر ۸۶ جنوبی	۲
۱۱۶	چک نمبر ۸۹ شمالی	۱
۱۱۷	نہنگ	۱
	ضلع خوشاب	
۱۱۸	خوشاب	۶
۱۱۹	بھان امید علی ورک	۱
۱۲۰	چک نمبر ۳۹ ڈی-بی	۱
۱۲۱	چک نمبر ۸ ایم-بی	۱
۱۲۲	عمر آباد	۱
۱۲۳	ڈیرہ چانن خانوالہ	۱
۱۲۴	احمد آباد جنوبی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۲۵	تلھڑ بالی	۱
۱۲۶	جوہر آباد	۱
۱۲۷	قائد آباد	۴
۱۲۸	بھان احمدیہ	۱
۱۲۹	روڈہ	۱
۱۳۰	چک نمبر ۳۹ ایم-بی	۱
۱۳۱	بوستان حافظ ابوذر	۲
	ضلع جھنگ	
۱۳۲	جھنگ صدر	۳
۱۳۳	چنیوٹ	۲
۱۳۴	احمد نگر	۶
۱۳۵	لالیاں	۲
۱۳۶	گگی نو	۲
۱۳۷	شورکوٹ شہر	۱
۱۳۸	شورکوٹ کینٹ	۱
۱۳۹	جہل بھٹیاں	۲
۱۴۰	چاہ لڑیانہ	۲
۱۴۱	پکا نسوآنہ	۱
۱۴۲	ٹھٹھہ شیرکا	۱
۱۴۳	عنایت پور بھٹیاں	۱
۱۴۴	چک نمبر 5/7-3	۱
۱۴۵	لولہ شریف	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۴۶	احمد آباد سانگرہ	۱
۱۴۷	چک نمبر ۴۹۷ ج ب	۲
۱۴۸	چک نمبر ۴۴۲ ج ب	۱
	ضلع میانوالی	
۱۴۹	میانوالی	۱
۱۵۰	چک نمبر ۷ ایم-ایل	۱
	ضلع فیصل آباد	
۱۵۱	دارالفضل فیصل آباد	۵
۱۵۲	دارالذکر 〃	۱۰
۱۵۳	چک نمبر ۲۳۲ ر ب باویوالہ	۲
۱۵۴	چک نمبر ۲۰۳ ر ب مانانوالہ	۷
۱۵۵	چک نمبر ۲۰۹ گ ب اکال گڑھ	۱
۱۵۶	چک نمبر ۱۲۰ ج ب باوا چک	۳
۱۵۷	چک نمبر ۱۲۱ ج ب حسن پور	۵
۱۵۸	چک نمبر ۱۹۵ ر ب	۱
۱۵۹	چک نمبر ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ	۲
۱۶۰	چک نمبر ۲۷۵ گ ب	۱
۱۶۱	چک نمبر ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ	۳
۱۶۲	چک نمبر ۸۹ ج ب رتن	۱
۱۶۳	چک نمبر ۲۶۶ ر ب کھرڑیانوالہ	۲
۱۶۴	چک نمبر ۶۹ ر ب گھسیٹ پور	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۱۶۵	چک نمبر ۷۲ ر ب باہمنی والا	۱
۱۶۶	چک نمبر ۱۰۰ ر ب رڑکا	۱
۱۶۷	چک نمبر ۱۰۷ ر ب غربی	۱
۱۶۸	چک نمبر ۶۷ ر ب	۱
۱۶۹	چک نمبر ۵۵ گ ب	۱
۱۷۰	جڑانوالہ	۱
۱۷۱	چک نمبر ۹۶ گ ب صریح	۲
۱۷۲	چک نمبر ۵۶۳ گ ب شرقی	۱
۱۷۳	چک نمبر ۵۶۵ گ ب	۱
۱۷۴	چک نمبر ۶۴۶ گ ب ٹھٹھہ کالو	۲
۱۷۵	چک نمبر ۶۶ گ ب سنتوکھ گڑھ	۱
۱۷۶	چک نمبر ۲۷۸ گ ب شیر کا	۱
۱۷۷	چک نمبر ۳۸۸ گ ب	۲
۱۷۸	سمندری	۱
۱۷۹	چک نمبر ۲۰ گ ب ماموں کانجن	۱
۱۸۰	چک نمبر ۱۲۷ ر ب بہلولپور	۲
۱۸۱	چک نمبر ۱۴۶ ر ب کھیوہ	۱
۱۸۲	چک نمبر ۵۹۱ گ ب گنگاپور	۱
۱۸۳	چک نمبر ۱۴۷ ر ب چوہڑی	۱
۱۸۴	چک نمبر ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ	۲
۱۸۵	چک نمبر ۲۱۰ گ ب	۱
۱۸۶	چک نمبر ۲۰۸ گ ب	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
	ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	
۱۸۷	چک نمبر ۹۶ ج ب	۱
۱۸۸	گوجرہ	۳
۱۸۹	چک نمبر ۳۰۰ ج ب	۱
۱۹۰	چک نمبر ۳۱۲ ج ب کتھووالی	۲
۱۹۱	چک نمبر ۴۲۳ ج ب دھیروکے	۱
۱۹۲	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱
۱۹۳	پیر محل	۱
۱۹۴	چک نمبر ۵۸/۳ ٹکڑا	۳
۱۹۵	چک نمبر ۳۱۶ ج ب ٹلونڈی	۲
۱۹۶	کمالیہ	۱
	ضلع لاہور	
۱۹۷	اسلامیہ پارک	۴
۱۹۸	دہلی دروازہ	۱۰
۱۹۹	دارالذکر	۱۲
۲۰۰	ماڈل ٹاؤن	۸
۲۰۱	شاہدرہ ٹاؤن	۲
۲۰۲	شاہدرہ فیکٹری ایریا	۴
۲۰۳	مغل پورہ	۵
۲۰۴	رائے ونڈ	۱
۲۰۵	ہانڈو گوجر	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۲۰۶	باٹا پور	۲
۲۰۷	اڈہ چھبیل	۲
۲۰۸	اصل گروکے	۱
۲۰۹	جاہمن	۲
۲۱۰	ہڈیارہ	۳
۲۱۱	بیدری	۱
۲۱۲	رکھ شیخ کوٹ	۱
۲۱۳	نانو ڈوگر	۲
۲۱۴	بصمہ	۱
	ضلع قصور	
۲۱۵	قصور	۱
۲۱۶	پتوکی	۱
۲۱۷	مصطفیٰ آباد	۱
۲۱۸	کھریپڑ	۱
۲۱۹	جوڑہ	۲
۲۲۰	ڈھلم	۱
	ضلع سیالکوٹ	
۲۲۱	سیالکوٹ شہر	۲
۲۲۲	ڈسکہ کلاں	۱
۲۲۳	سمبڑیال	۳
۲۲۴	پیرو چک	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۲۲۵	بھڈال	۲	۲۴۸	میانوالی خانانوالی	۲	۲۷۱	میانہ پنڈ	۱
۲۲۶	کوٹ کرم بخش	۱	۲۴۹	گھٹیالیاں کلاں	۱	۲۷۲	کنجروڑ	۱
۲۲۷	رلیوکے	۱	۲۵۰	گھٹیالیاں خورد	۱	۲۷۳	چونڈہ	۲
۲۲۸	کوٹ کوڑا	۲	۲۵۱	کوٹ گھمن	۱	۲۷۴	بھوبھٹی	۱
۲۲۹	جھنڈو ساہی	۱	۲۵۲	چندر کے منگولے	۱	۲۷۵	کھرپا	۱
۲۳۰	بھڑتانوالہ	۱	۲۵۳	بھوڈی ملیاں	۱	۲۷۶	لبے ۔ رکھانوالی	۲
۲۳۱	ملیانوالہ	۱	۲۵۴	عہدی پور	۱	۲۷۷	مانگا	۱
۲۳۲	موسے والا	۲	۲۵۵	قلعہ کالر والا	۳	۲۷۸	بہلول پور	۱
۲۳۳	بھروکے کلاں	۱	۲۵۶	پسرور	۱	۲۷۹	بستان افغاناں	۱
۲۳۴	ترسکہ سیال	۱	۲۵۷	گھنوکے ججہ	۲	۲۸۰	کالیکے ناگرے	۱
۲۳۵	عزیز پور ڈگری	۱	۲۵۸	داتہ زیدکا	۳	۲۸۱	داؤکے	۳
۲۳۶	جاکھے چیمہ	۱	۲۵۹	کوٹ گوندل	۱	۲۸۲	بن باجوہ	۱
۲۳۷	ڈگری گھمناں	۱	۲۶۰	مالوکے بھلی ۔ مالوکے بھگت	۱	۲۸۳	چانگریاں	۱
۲۳۸	ڈنڈ پور کھرولیاں	۲	۲۶۱	کوٹ آغا	۲	۲۸۴	جوہک پور	۱
۲۳۹	درگانوالی مگراء	۱	۲۶۲	کلاس والا	۲	۲۸۵	ساہووال	۱
۲۴۰	اودرا	۱	۲۶۳	تلونڈی بھنڈراں	۱	۲۸۶	میادی نانوں	۱
۲۴۱	بھاگو بھٹے	۱	۲۶۴	گھیوہ باجوہ	۱	۲۸۷	معراجکے	۳
۲۴۲	سلیم پور	۱	۲۶۵	ملہوکے گوپال پور	۱	۲۸۸	دولم کاہلواں	۱
۲۴۳	بھوپال والا (نشتر آباد)	۱	۲۶۶	کوٹلی نتھو ملہی	۱	۲۸۹	سوکن ونڈ	۱
۲۴۴	صابو بھڈیار	۱	۲۶۷	مہندی پور نتھو والی	۱	۲۹۰	منڈیکی گورائیہ	۱
۲۴۵	چوہڑ منڈہ	۲	۲۶۸	تاروال	۲	۲۹۱	منڈیکی بیریاں	۱
۲۴۶	میانوالی سندھواں	۲	۲۶۹	ڈیریانوالہ	۲	۲۹۲	ڈسکہ کوٹ	۲
۲۴۷	بدوملہی	۴	۲۷۰	دھرگ	۱	۲۹۳	کالا گھمناں	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۲۹۴	اونچا ججہ	۱
۲۹۵	اسلام نگر پل مانگا	۱
۲۹۶	بڈھا گورایہ	۱
۲۹۷	کورپور	۱
۲۹۸	چک سدریو	۱
۲۹۹	لدھڑ کرم سنگھ	۱
	ضلع گوجرانوالہ	
۳۰۰	گوجرانوالہ	۴
۳۰۱	ترگڑی	۱
۳۰۲	موہلن کے	۱
۳۰۳	حافظ آباد	۲
۳۰۴	تلونڈی راہوالی	۳
۳۰۵	وزیرآباد	۱
۳۰۶	فیروزوالا	۱
۳۰۷	پریم کوٹ	۱
۳۰۸	کولوتارڑ	۱
۳۰۹	پیرکوٹ ثانی	۶
۳۱۰	قیام پور ورکاں	۱
۳۱۱	بھڑی شاہ رحمان	۱
۳۱۲	گرمولا ورکاں	۴
۳۱۳	دولووالی	۱
۳۱۴	گکھڑ منڈی	۳

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۱۵	مدرسہ چٹھہ	۱
۳۱۶	مانگٹ اونچے	۲
۳۱۷	چک چٹھہ	۱
۳۱۸	علی پور چٹھہ	۱
۳۱۹	چک پٹھان	۱
۳۲۰	تلونڈی موسے خاں	۲
۳۲۱	کھیوے والی خورد	۱
۳۲۲	پھلوکی	۱
۳۲۳	احسن آباد	۱
۳۲۴	سکھیکی منڈی	۱
۳۲۵	نوٹینکے	۱
۳۲۶	نوشہرہ ورکاں	۱
۳۲۷	قلعہ سنگیاں	۱
۳۲۸	سول لائنز گوجرانوالہ	۲
۳۲۹	کاموکی	۱
۳۳۰	ادھووالی	۱
	ضلع شیخوپورہ	
۳۳۱	شیخوپورہ	۵
۳۳۲	چک نمبر ۱۸ بہوڑو	۲
۳۳۳	ننکانہ صاحب	۱
۳۳۴	سانگلہ ہل	۵
۳۳۵	چک نمبر ۱۱۷ چھور	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۳۶	چک نمبر ۳۲ دھاڑووالی	۱
۳۳۷	چک نمبر ۱۶۹ ر ب گرمولا	۱
۳۳۸	کرتو	۱
۳۳۹	چک نمبر ۷۹ نواں کوٹ	۲
۳۴۰	کوٹ سوہندھا	۱
۳۴۱	پکھی آنا	۱
۳۴۲	کلسیاں	۲
۳۴۳	چک نمبر ۵ ر ب رتیاں	۱
۳۴۴	آنبہ	۱
۳۴۵	گجر	۱
۳۴۶	کوٹ رحمت خاں درنگو ڈنگل	۲
۳۴۷	بیداد پور ورکاں	۱
۳۴۸	چک نمبر ۴۵ ر ب مرڑ	۲
۳۴۹	چک نمبر ۱۰/۳۹ احاطہ منشی والا	۱
۳۵۰	سیدوالا	۳
۳۵۱	جھنگڑ حاکم والا	۳
۳۵۲	چوڑا سگھر	۱
۳۵۳	مریدکے	۱
۳۵۴	کوٹ دیالداس	۱
۳۵۵	کالیہ	۲
۳۵۶	ڈیرہ دادپوترے	۱
۳۵۷	کوٹ عبدالمالک	۱
	شرقپور خورد	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۵۸	چک ۲۲/۷۵	۱
۳۵۹	شاہ کوٹ	۲
۳۶۰	نارنگ منڈی	۱
۳۶۱	کوٹلی جہور چک ۱۱	۳
۳۶۲	چک ۱۶ جدید	۱
۳۶۳	غازی اندرون	۱
۳۶۴	سادوکے باہڑیانوالہ	۲
۳۶۵	ڈیرہ مان سنگھ	۱
۳۶۶	گھکلی ورک جھنڈیر	۱
۳۶۷	چک ۲۵ ر ب ستھیالی خورد	۲
۳۶۸	بچیکی	۱
۳۶۹	بھوئیوال	۲
۳۷۰	باہومان	۱
۳۷۱	شوکت آباد	۱
۳۷۲	شاہ مسکین	۲
۳۷۳	چک ۴ بھگوان پورہ	۱
۳۷۴	کالی بیر	۱
۳۷۵	سچا سودا	۷
۳۷۶	کیلے	۲
۳۷۷	منڈی ڈھاباں سنگھ	۲
۳۷۸	چک ۳/۵۳	۱
۳۷۹	سرائے	۱
۳۸۰	بوڑے روڈھ	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۳۸۱	چوہڑ کانہ منڈی	۱
۳۸۲	احاطہ لنگاہ	۲
	کرم پورہ وار برٹن	۲
	ضلع ملتان	
۳۸۳	ملتان شہر	۲
۳۸۴	لودھراں	۱
۳۸۵	خانیوال	۱
۳۸۶	دنیا پور	۲
۳۸۷	کبیروالا	۳
۳۸۸	کھاد فیکٹری	۱
۳۸۹	حسن پور	۱
۳۹۰	چاہ احمد یانوالہ	۱
۳۹۱	چاہ مہندی رتہ (فرید پور)	۲
۳۹۲	کوٹھے والا	۳
۳۹۳	چک ۳۹۰ W.B	۱
۳۹۴	چک 170/10.R	۱
۳۹۵	چک 91/10.R محمود آباد	۱
۳۹۶	ملتان چھاؤنی (اسماعیل آباد)	۳
۳۹۷	گلگشت ملتان	۱
۳۹۸	چک 124/10.R	۱
۳۹۹	چک 145/10.R	۱
۴۰۰	چوپڑ ہٹہ	۴

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۰۱	چک 366/W.B	۲
	ضلع وہاڑی	
۴۰۲	وہاڑی	۳
۴۰۳	بوریوالہ	۱
۴۰۴	چک 543/E.B	۱
۴۰۵	چک 190/E.B	۱
۴۰۶	چک 491/E.B	۱
۴۰۷	چک 285/E.B	۱
۴۰۸	گگو منڈی	۱
۴۰۹	چک 363/E.B	۱
۴۱۰	چک 245/E.B	۱
۴۱۱	چک 373/E.B	۱
۴۱۲	چک 549/E.B	۱
۴۱۳	چک 19/W.B	۱
	ضلع ساہیوال	
۴۱۴	ساہیوال	۲
۴۱۵	چک 6/11.L	۱
۴۱۶	چک 30/11.L	۳
۴۱۷	چک 137/9.L	۱
۴۱۸	چک 39/12.L	۱
۴۱۹	چک 90/12.L	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۲۰	چک 55/12-L	۱
۴۲۱	چیچہ وطنی	۱
	ضلع اوکاڑہ	
۴۲۲	اوکاڑہ	۵
۴۲۳	صدر گوگیرہ	۱
۴۲۴	میرک	۱
۴۲۵	دیپالپور	۱
۴۲۶	حویلی لکھا	۳
۴۲۷	منڈی ہیرا سنگھ	۲
۴۲۸	چک 40/3.R	۱
۴۲۹	اوکاڑہ چھاؤنی	۱
۴۳۰	پلاٹ ایل	۱
۴۳۱	چک 2/1-R	۱
۴۳۲	چک 27/4-R	۲
	ضلع مظفر گڑھ	
۴۳۳	مظفر گڑھ	۱
۴۳۴	جتوئی	۳
۴۳۵	شہر سلطان چاہ گوپے والا	۱
۴۳۶	چک 604/T.D.A	۱
	ضلع لیہ	
۴۳۷	لیہ	۲
۴۳۸	چک 93/T.D.A	۱
۴۳۹	چک 368/T.D.A	۱
۴۴۰	چک 171/T.D.A	۱
۴۴۱	چک 172/T.D.A	۱
۴۴۲	چک 427/T.D.A	۱
۴۴۳	چک 279/T.D.A	۱
۴۴۴	چک 347/T.D.A	۱
	ضلع ڈیرہ غازیخاں	
۴۴۵	ڈیرہ غازیخاں	۷
۴۴۶	راجن پور	۱
۴۴۷	چاہ اسماعیل والا	۱
۴۴۸	بستی سہرانی	۲
۴۴۹	بستی زنداں	۲
۴۵۰	بستی شرفدین	۱
۴۵۱	داجل	۱
۴۵۲	ہیبٹ چین والا	۳
۴۵۳	بشیر آباد	۱
۴۵۴	محمود آباد	۱
۴۵۵	بستی احمد پور	۲
۴۵۶	تونسہ شریف	۲
۴۵۷	کوٹ قیصرانی	۱
	. . . .	
	ضلع بہاولپور	
۴۵۸	بہاولپور	۱
۴۵۹	چک ۸۴ فتح	۲
۴۶۰	چک ۱۶۱ مراد	۲
۴۶۱	اوچ شریف	۳
۴۶۲	احمد پور شرقیہ	۱
۴۶۳	چک ۱۹۲ مراد	۱
۴۶۴	چک ۲۳ ڈی این بی	۱
۴۶۵	سمہ سٹہ	۳
۴۶۶	چک ۲۲ حمید آباد	۲
۴۶۷	چک 63/T.D.A	۱
۴۶۸	بستی شکرانی	۱
	ضلع بہاولنگر	
۴۶۹	بہاولنگر	۳
۴۷۰	چک ۱۴۱ مراد	۱
۴۷۱	بستی نور پور	۱
۴۷۲	چک ۱۶۶ مراد	۴
۴۷۳	چک ۱۶۸ مراد	۱
۴۷۴	چک 223/9-R	۱
۴۷۵	چک 169/7-R	۲
۴۷۶	چک 164/7-R	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۷۷	چک 93/7.R	۱
۴۷۸	چک 201/206 مراد	۱
۴۷۹	چک 191/7.R	۲
۴۸۰	چک 327/H.R	۱
۴۸۱	چک 169 مراد	۱
۴۸۲	چک 56/4.R	۱
۴۸۳	چک 241/H.L	۲
۴۸۴	چک 164/7.R چک 160/7.R	۱
۴۸۵	ڈیرہ باجوہ	۲
۴۸۶	چک 214/9.R	۱
۴۸۷	چک 111/6.R	۲
۴۸۸	فورٹ عباس	۱
۴۸۹	چک 102 ایف	۱
۴۹۰	چک 184/7.R	۱
۴۹۱	چک 12/1.R	۱
۴۹۲	چک 185/7.R	۱
۴۹۳	چک 30/3.R	۱
۴۹۴	ہارون آباد	۱
۴۹۵	چشتیاں	۱
	ضلع رحیم یار خان	
۴۹۶	چک 106/P	۱
۴۹۷	چک 211/P	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۴۹۸	چک 144/P	۱
۴۹۹	چک 32/N.P غربی	۱
۵۰۰	چک 65/P	۱
۵۰۱	بستی شادی	۱
۵۰۲	صادق آباد	۲
	ضلع سکھر	
۵۰۳	میرپور متھیلو	۱
	ضلع جیکب آباد	
۵۰۴	جیکب آباد	۲
	ضلع لاڑکانہ	
۵۰۵	لاڑکانہ	۱
۵۰۶	مسن باڈہ	۲
۵۰۷	انور آباد	۱
۵۰۸	کھنڈو	۱
۵۰۹	گورگیج	۱
۵۱۰	نصیر آباد	۱
۵۱۱	وارہ	۱
	ضلع خیرپور	
۵۱۲	گروندڑی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۵۱۳	جمال پور	۱
۵۱۴	گوٹھ غلام محمد چیمہ	۱
۵۱۵	گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر	۱
	ضلع نوابشاہ	
۵۱۶	نواب شاہ	۳
۵۱۷	باندھی	۱
۵۱۸	گوٹھ شاہ دین	۱
۵۱۹	قاضی احمد	۲
۵۲۰	قمر آباد	۱
۵۲۱	سکرنڈ	۱
۵۲۲	کمال ڈیرہ	۱
۵۲۳	رحمن آباد	۲
۵۲۴	گوٹھ عطا محمد	۱
۵۲۵	دوڑ	۱
۵۲۶	مورو	۱
۵۲۷	قادر آباد	۱
	ضلع حیدر آباد	
۵۲۸	حیدر آباد	۱
۵۲۹	بشیر آباد	۱
۵۳۰	سنجر چانگ	۱
۵۳۱	نواں کوٹ احمدیاں	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۵۳۲	مبارک آباد	۲
۵۳۳	لطیف آباد	۲
۵۳۴	گوٹھ سلطان احمد گوندل	۱
۵۳۵	ظفر آباد لوتکا	۱
۵۳۶	ٹنڈو اللہ یار لابینی	۱
۵۳۷	ٹنڈو محمد خان	۱
۵۳۸	کوٹری	۱
	ضلع بدین	
۵۳۹	گلارچی	۱
۵۴۰	چک ۵ احمد آباد	۱
۵۴۱	چک کھوسکی	۱
۵۴۲	کوٹ احمدیاں	۱
۵۴۳	ٹنڈو غلام علی	۱
۵۴۴	ظفر آباد لابینی	۱
	ضلع تھرپارکر	
۵۴۵	میرپور خاص	۲
۵۴۶	چک ۱۵۱	۱
۵۴۷	نوکوٹ	۱
۵۴۸	نور نگر فارم	۱
۵۴۹	محمد آباد اسٹیٹ	۱
۵۵۰	نبی سر روڈ	۱
۵۵۱	محمود آباد فارم	۱
۵۵۲	ناصر آباد فارم	۱
۵۵۳	پھیرو چیچی	۱
۵۵۴	کنری	۳
۵۵۵	کریم نگر فارم	۱
۵۵۶	نصرت آباد فارم	۱
۵۵۷	گوٹھ احمدیہ	۱
۵۵۸	گوٹھ سیٹھ عزیز احمد	۱
۵۵۹	لطیف نگر فارم	۱
۵۶۰	مصطفیٰ فارم	۱
۵۶۱	فضل آباد	۱
۵۶۲	نفیس نگر فارم	۱
۵۶۳	ڈگری	۱
۵۶۴	نگرپارکر	۲
۵۶۵	صادق پور	۱
۵۶۶	بستی نور پور	۱
	ضلع سانگھڑ	
۵۶۷	سانگھڑ	۱
۵۶۸	شہداد پور	۱
۵۶۹	گوٹھ عبدالغنی	۱
	چک ۲۴۲ جمراؤ	
۵۷۰	گوٹھ فتح دین	۱
۵۷۱	گوٹھ احمد پور	۱
۵۷۲	چک ۲	۱
	ضلع کراچی	
۵۷۳	مارٹن روڈ	۱
۵۷۴	سوسائٹی	۳
۵۷۵	ناظم آباد	۱
۵۷۶	عزیز آباد	۱
۵۷۷	صدر	۱
۵۷۸	ڈرگ روڈ	۱
۵۷۹	کورنگی	۱
۵۸۰	ملیر	۲
۵۸۱	اورنگی	۱
۵۸۲	گلشن اقبال	۱
	ضلع کوئٹہ	
۵۸۳	کوئٹہ	۱
	ضلع کوٹلی آزاد کشمیر	
۵۸۴	کوٹلی	۱
۵۸۵	گوئی	۳
۵۸۶	چرناڑی	۱
۵۸۷	آرام باڑی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد شامل خدام
۵۸۸	خلیل آباد	۱		ضلع میرپور آزاد کشمیر		۵۹۲	میرا بھڑکا	۱
۵۸۹	دولیاں جٹاں	۱				۵۹۳	ربوہ	۷۰
۵۹۰	بھابڑہ	۱	۵۹۱	میرپور	۱	۵۹۴	قادیان	۱

تربیتی کلاس میں نمائندگی کا سال وار

گوشوارہ

سال	مجالس	خُدّام	سال	مجالس	خُدّام
۱۹۶۵ء	۵۰	۱۳۶	۱۹۷۵ء	۳۷۵	۶۰۰
۱۹۶۶ء	۴۱	۱۱۳	۱۹۷۶ء	۳۳۳	۵۶۰
۱۹۶۷ء	۳۰	۱۰۱	۱۹۷۷ء	کلاس نہیں ہوئی	کلاس نہیں ہوئی
۱۹۶۸ء	۷۰	۱۷۰	۱۹۷۸ء	۳۳۵	۴۹۷
۱۹۶۹ء	۱۷۰	۳۵۰	۱۹۷۹ء	۳۶۱	۵۳۹
۱۹۷۰ء	۱۳۹	۲۱۷	۱۹۸۰ء	۵۷۴	۸۹۳
۱۹۷۱ء	۲۶۳	۴۲۸	۱۹۸۱ء	۴۴۶	۶۸۹
۱۹۷۲ء	۲۹۷	۴۷۴	۱۹۸۲ء	۵۳۸	۹۱۶
۱۹۷۳ء	۲۹۶	۴۴۸	۱۹۸۳ء	۵۹۴	۹۹۶
۱۹۷۴ء	۳۰۶	۴۶۱	—	—	—

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی
انتیسویں ۲۹ سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ

نمبر شمار	نام ضلع	کُل مجالس	نمائندگی مجالس	نمائندگی خدام
۱	پشاور	۶	۳	۷
۲	مردان	۱	۱	۲
۳	ہزارہ	۵	۵	۶
۴	ڈیرہ اسماعیل خان	۱	—	—
۵	بنوں	—	—	—
۶	کوہاٹ	۱	—	—
۷	راولپنڈی	۱۱	۱۱	۲۲
۸	اسلام آباد	۵	۵	۹
۹	جہلم	۱۶	۱۲	۱۵
۱۰	اٹک	۵	۱	۱
۱۱	گجرات	۴۸	۳۳	۴۷
۱۲	سرگودھا	۴۶	۴۶	۸۱
۱۳	خوشاب	۱۷	۱۴	۲۳
۱۴	جھنگ	۱۷	۱۷	۳۰
۱۵	میانوالی	۸	۲	۲
۱۶	فیصل آباد	۶۸	۳۶	۷۲
۱۷	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۶	۱۰	۱۶
۱۸	لاہور	۲۰	۱۸	۶۲
۱۹	قصور	۱۱	۶	۷
۲۰	سیالکوٹ	۱۰۲	۷۹	۱۰۹
۲۱	گوجرانوالہ	۴۸	۳۱	۴۸
۲۲	شیخوپورہ	۵۲	۵۲	۸۱
۲۳	ملتان	۲۹	۱۹	۳۲
۲۴	وہاڑی	۱۵	۱۲	۱۴
۲۵	ساہیوال	۱۵	۸	۱۱
۲۶	اوکاڑہ	۱۳	۱۱	۱۹
۲۷	مظفر گڑھ	۸	۴	۶
۲۸	لیہ	۹	۸	۹
۲۹	ڈیرہ غازیخان	۱۳	۱۳	۲۴
۳۰	بہاولپور	۱۶	۱۱	۱۸
۳۱	بہاولنگر	۲۷	۲۷	۳۷
۳۲	رحیم یارخان	۲۱	۷	۸
۳۳	سکھر	۷	۱	۱
۳۴	جیکب آباد	۲	۱	۲
۳۵	لاڑکانہ	۹	۷	۸
۳۶	دادو	۳	—	—
۳۷	خیرپور	۱۲	۴	۴
۳۸	نواب شاہ	۱۵	۱۲	۱۶
۳۹	حیدرآباد	۱۴	۱۱	۱۳
۴۰	بدین	۱۱	۶	۶
۴۱	تھرپارکر	۲۷	۲۲	۲۶
۴۲	سانگھڑ	۶	۶	۶
۴۳	کراچی	۱۰	۱۰	۱۳
۴۴	ٹھٹھہ	۲	—	—
۴۵	کوئٹہ	۴	۱	۱
۴۶	کوٹلی (آزاد کشمیر)	۷	۷	۹
۴۷	میرپور "	۳	۲	۲
۴۸	ربوہ	۱	۱	۷۰
۴۹	بیرون پاکستان	—	۱	۱
	میزان	۸۱۳	۵۹۴	۹۹۶

خالد ربوہ
۴۱
جولائی ۱۹۸۳ء
Digitized By Khilafat Library Rabwah
اُس قوت کے ساتھ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی
آواز بلند کرو کہ آسمان سے آواز آئے
اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ"
غلام رسول جیولرز
(میرک والے)
کچہری بازار۔ اوکاڑہ
"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے"
ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس
صدر بازار
اوکاڑہ
فون نمبر ۴۳۱۴
"جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"
ورائٹی سنٹر
ریل بازار۔ اوکاڑہ
فون نمبر ۳۴۸۰
رہائش ۳۴۸۱
"نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا"
سنگھار مرکز
ریل بازار
اوکاڑہ

اخبارِ مجالس

(مرتبہ :- مبشر احمد ایاز - معاون مدیر)

★ ۱۱ر فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ وہاڑی شہر نے ایک مقامی وقارِ عمل منایا۔ مقامی خدام کے علاوہ ضلعی میٹنگ میں شرکت کے لیے آئے ہوئے قائدین مجالس ضلع نے بھی اس وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ پروگرام ۳ گھنٹے جاری رہا۔

★ ۱۶ر فروری کو حلقہ پیپلز کالونی (دارالذکر) فیصل آباد کے ۴ خدام اور ۳ اطفال نے ڈسٹرکٹ ہسپتال جا کر ۱۷۵ مریضوں کی عیادت کی اور ان میں -/۲۵۰ روپے کے پھل تقسیم کئے۔

★ ۱۸ر فروری کو چک 184/7-R میں ضلعی قیادت بہاولنگر کے زیرِ اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا مقررین نے حضرت مصلح موعود کی سیرت اور آپ کے کارناموں پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی۔ ضلع کی ۹ مجالس کے نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی مستورات کے لیے پردہ کا انتظام تھا۔ ۴ غیر از جماعت مہمان دوست بھی شریک ہوئے۔

★ ۲۰ر فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ بہاولنگر شہر نے جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا۔ صدارت مکرم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر نے کی۔ چار تقاریر میں مقررین نے اس دن کی مناسبت سے حضرت مصلح موعود کی سیرت پر تقاریر کیں۔ خواتین کے لئے برعایت پردہ انتظام کیا گیا تھا۔

★ ۲۸ر فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ چاہ میراں دہلی گیٹ کے زیرِ اہتمام قیصر ہومیو ہسپتال میں ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ ۲۵ مہمان بھائیوں نے شرکت کی۔ پروگرام بڑا دلچسپ اور مفید رہا۔ حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ آخر میں احباب کی خدمت میں پُر تکلف چائے پیش کی گئی۔

★ ۱۱ر مارچ کو قیادت دارالذکر فیصل آباد کے حلقہ سمن آباد و مسعود آباد کے ۷ خدام اور

۷ اطفال نے ڈسٹرکٹ ہسپتال جاکر ۸۰ مریضوں کی عیادت کی۔ جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا۔

★ ۱۱ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر نے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا۔ اسی روز ایک وقارِ عمل کے ذریعہ مسجد اور اس کے ماحول کی صفائی بھی کی گئی۔ جلسہ میں ۱۴ احباب جماعت نے شرکت کی مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ مقررین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

★ ۱۱ مارچ کو ضلعی مجلس عاملہ ضلع بہاولنگر کی جانب سے مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۶۶ مرادؔ کی مجلس عاملہ کو ۸۲-۱۹۸۱ء میں اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود کے دستِ مبارک سے "خلافتِ جوبلی عَلَمِ انعامی" حاصل کرنے پر بہاولنگر شہر میں ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت محترم امیر صاحب ضلع نے کی۔ قائد صاحب ضلع نے مجلس عاملہ چک ۱۶۶ مراد کو مبارکباد پیش کی۔ مجلس کی کارگزاری کی تعریف کی۔ آخر میں صدرِ محفل نے اس انعام کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

★ ۱۸ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) میں ہفتہ تربیت کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مقررین نے تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

★ ۲۳ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر نے چک ۱۰۲ فتح میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا۔ محترم امیر صاحب ضلع نے جلسہ کی صدارت کی۔ مقررین نے "یوم مسیح موعود کی اہمیت"، "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول ﷺ"، "ذکرِ حبیب"، "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"، "آمدِ مسیح و مہدی" کے عناوین پر تقاریر کیں۔ جلسہ میں ضلع کی ۱۶ مجالس کے خدام نے شرکت کی۔ کُل حاضری ۷۰ تھی۔

★ ۲۳ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی کے زیرِ اہتمام یوم مسیح موعود منایا گیا۔ اس دن کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مقررین نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

★ ۲۵ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ کوٹ ونڈی ضلع خیرپور نے جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگے بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ مقررین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضورؑ کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی جلسہ میں ۲۵ خدام، ۳۰ اطفال، ۱۰ انصار، ۲۷ لجنات اور ۱۲ ناصرات نے شرکت کی۔

قدرتی نعمت
قدرتی مٹھاس
قدرتی توانائی
پاکستان میں
تازہ پھلوں کے باغات
کے وسیع ترین سلسلہ سے
شیزان قدرت کی پیدا کردہ نعمتیں یکجا کر کے
آپ کی توانائی و تازگی کے لئے فوڈ پراڈکٹس کا
ایک وسیع انتخاب پیش کرتا ہے۔
• اسکواش • کارڈئیل • مارملیڈ • چٹنی
• شربت • جام • پکلز • مربّہ جات
• جوس • جیلی • اچار • مٹر
شیزان
آپ کی زندگی کے لذیذ لمحے
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - لاہور - کراچی
adcom 397-44-82

Monthly KHALID RABWAH

Regd. No..L5830 Editor : Mirza Mohammad Din Naz JULY 1983